

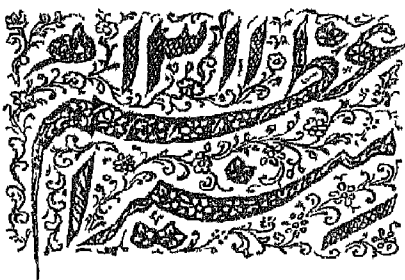
M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE13637

الشمس والكلال

احمد رشید المہندہ کہ مستوی عجیب نافع جامع اصول و فروع طریقہ علیہ قادریہ و سنیہ
نقشبندیہ حادی حقائق و اسرار محمدیہ حدیقہ ازمار صلیبیہ موجب فخر بنی آدم است



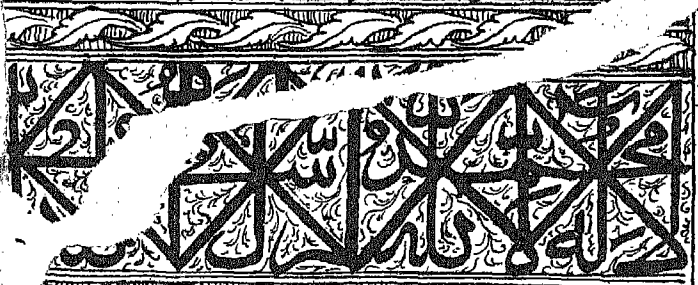
از تصنیفات فاضل ارباب عاقل لبیب منظر انوار الہیہ مستجمع کمالات انبیہ
ماہر علوم دینیہ غوث الوقت حضرت چراغ ربانی حضرت مولانا شاہ
حاجی محمد کامل نعمانی ادام اللہ ظلہ و عم فیوضہ

حسب فرمایش مکتبہ چراغ الہی حاجی سید اسماعیل شاہ بہاری
و نور شمع الہ عالی شاہ اسماعیل بہاری
باہتمام مولوی سید رحیم الدین صاحب استخوانوی بہاری بہار
ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

توضیح الیقین



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تراخوانم اللہ ورحمن رحیم	لہ ہستی سمیع و بصیر و عید
تو ہستی خبیر و شہید و رقیب	حسب و ولی و حقیق و مجیب
رؤف و لطیف و عفو و غفور	غنی و ودود و صبور و شکور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوبہ چار ماہوں کا استاد و معلم
 ہوسبان کہ کہے ہو سننے والا
 اور دیکھنے والا اور غیبی والا
 ہونے خبر دینے والا
 حاضر اور غائبانہ
 والا اور

[illegible]

ہوا میں ہلکی ہلکی دھواں اور آگ کی آواز
 ہوا میں ہلکی ہلکی دھواں اور آگ کی آواز
 ہوا میں ہلکی ہلکی دھواں اور آگ کی آواز
 ہوا میں ہلکی ہلکی دھواں اور آگ کی آواز

زقرآن گرفتہ پر از نور دل زنام و نسب نامہ تو دل شد من جنتی لیک خواہم چنین نیمم گہے تانہ نیمم ترا گہنگار و بدکار و خوارم ہے منم امت رحمتہ العالمین	نہام درون آب و گل ہی خواہم و یاد کردم تمام شود جنت من بہشت برین ہماں جنت و سکین و مستک نخل سرگون و سیاہم و توی قادر و آرحم الراحمین
---	--

ہوا میں ہلکی ہلکی دھواں اور آگ کی آواز
 ہوا میں ہلکی ہلکی دھواں اور آگ کی آواز
 ہوا میں ہلکی ہلکی دھواں اور آگ کی آواز
 ہوا میں ہلکی ہلکی دھواں اور آگ کی آواز

نعت بطور مناجات بواسطہ نام رسول محبوب

بدرگاہ تو آدم النبیات تو هستی ولی و نبی و رسول کفیل و وکیل و رحیم و کریم توی داعی و ہادی و سائق	کہ دارم بے درد و غم العیاض شفیق و شفیع و جیب و وصال خلیل و دلیل و مقیم و کلیم توی بالغ و صادق و سابق
--	---

نعت بطور مناجات
 بواسطہ نام رسول محبوب
 مبارک رسول محبوب
 صلوات اللہ علیہ و علیٰ آلہ و سلم

بہشت بیماری اور درد و غم و آہ و بکا
 بہشت بیماری اور درد و غم و آہ و بکا
 بہشت بیماری اور درد و غم و آہ و بکا
 بہشت بیماری اور درد و غم و آہ و بکا

۱۔ تو کہو کہ لا الہ الا اللہ۔
 ۲۔ تو کہو کہ لا الہ الا اللہ۔
 ۳۔ تو کہو کہ لا الہ الا اللہ۔
 ۴۔ تو کہو کہ لا الہ الا اللہ۔
 ۵۔ تو کہو کہ لا الہ الا اللہ۔
 ۶۔ تو کہو کہ لا الہ الا اللہ۔
 ۷۔ تو کہو کہ لا الہ الا اللہ۔
 ۸۔ تو کہو کہ لا الہ الا اللہ۔
 ۹۔ تو کہو کہ لا الہ الا اللہ۔
 ۱۰۔ تو کہو کہ لا الہ الا اللہ۔

توئی شافع و جامع و حاشی
عفو و رؤف و غیاث و محی
توئی ظاہر و بر و بشری ہد
نصیح و فصیح و مقیل و آیر
وحید و حمید و متین و مستر
مکرم و مقدم مذکر توئی
بشیر و نذیر و قریب و حنی
توئی نورانی خیر و علیم
توہستی عزیز و امام و خطیب
توئی شاہد و احید و محتبی
توئی قیم و رحمۃ العالمین
محمد توہستی و کامل توئی

تعجب و تعذرت
 نصیحت کر فرمایا۔ خوش بخت
 درگزر کر فرمایا۔ ضروری دینی والا
 گواہ۔ شہر والا۔ اما جیاد
 نگہبان۔ تعریف کیا گیا۔ زور والا غلام
 کتا۔ تیرے والا۔ امیدوار۔ چادر
 کھل اور سنے والا۔ بزرگ
 اور سنے والا ہے تو۔ بزرگ
 کر فرمایا اسم تو۔

نور محمدی دینے والا۔ درخشاں والا۔
نور نیک۔ مہربان۔
نور زود دار۔ بلند مرتبہ والا۔ بزرگی
نور روشن۔ بے کھلم کھلا۔
جائنے والا۔

قبول کرینوالا + توہمہ غالبہ
قبول کرینوالا + طری

توفیق الیوم
توفیق عالم کی
توفیق قائم کو
توفیق پاک اور سردار
توفیق گاہ - اوکے والا
توفیق کریم والا
توفیق کریم والا

جواب

[illegible]

داسطے خدا کے
 ہوتے خدا کے
 جھکو دور رکھ سوچ اور کیا
 داسطے حضرت تو جیہ بی بی
 داسطے دنگو کی طرح
 زمین کے
 سوزین کے
 داسطے حضرت اشفاق کی
 داسطے قیامت کی
 داسطے حضرت بی بی
 داسطے حضرت بی بی

نامی کے ہر قوت کا اور کئی ہزار
 سے باریک
 واسطہ حضرت یوسفؑ
 جاننے کے یہ حال تھے کہ
 سے ان کے اور کہ سردار یہ
 واسطہ حضرت یحییٰ عیسیٰؑ
 سے ان کے یہاں جو کہ
 واسطہ حضرت یونسؑ
 سے ان کے یہاں جو کہ

مرا از هوای خطر ده پناه

نگهدارم از صیحه خشمگین

زنا جہنم مرادہ پناہ

مراد و داری تزیین و بلا

نگهدارم از انقلاب زمین

وہو سلسلہ تا قیامت من

حاشیہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

ایام رجاہ نم و بن سیر

وطالبت مصاحبت مرالق

راز و ظلمت و غم برآر

لاکڑی جیسے پودے پر

از جمله خود را چون

۱۰۷

پے حضرت سید ہادیؑ

پے حضرت صالح شاہ دین

بدين خليف خليل الله

بصدق نبی فریج خدا

پے کو طے غیر شاہ دین

استحقاق والا بنی زین

الحمد لله

...

پسران و دختران و بزرگان و کوچکان و

فيل سعيبي بي بحبيب

پے حضرت یونس علیہ السلام

اتوبہ وغیرہ

مفتاح موتی کے کلیم خدا

1

کراچی کی روشنی سے واسطہ دینی خواہے کے یہ
اس وقت کے بلال کے واسطہ حضرت ابوبکر

19

بہارِ ون والا نبی ز من
پے حضرت یوشع ذوالکرم
بہ الحانِ داؤد معجز سرش
بجاہ سلیمان سپاہم دی
طفیل عزیر نبی الورا
بود در ولی پور عالم ولی
زد دولت ولی پور مخطوطہ آ
تو مسجد ہمیندارا می کار ساز
بذکر نبی حسانہ آباد باد
پے حضرت زکریا معتمد
بہ سجی نبی عاشق کردگار
بروج تن پاک عیسیٰ نبی

ایک آفت اور فساد سنگا کا
 جس کی وجہ سے کھجور کا ساڑ
 ہری ہوئی کر کے نور ساڑ
 کے سفون سے
 خضرت خجی کے کھڑا
 کھجور کا
 کھجور کا

[illegible]

کتابت کو تیرے نور کے ساتھ

منہاجات
اسے خدا واسطے اپنی خدائی نہ
واسطے ہی بیکٹائی اور برائی نہ
و اس واسطے کہ وہ شریعت و عبادت پر
مکمل ہو سکے۔

بنور محمد شفیع احم
 لبہ باجان تن ز زمین آسمان
 من از نور نور تو پیدا شدم
 گز ان کون ہم درین روکار
 پروہر کیے تران کچھ لطیف
 چنان کن کہ باشم پورا نیان

مناجایو ااستما مبارک شد رنجه طیبہ

خدا یا بحق خدا می خویش
پور حال محمد رسول
شیر حسین شاه دین
شیر پاستر منشی

امام زین العابدینؑ کے واسطے غم حضرت امام حسینؑ بادشاہ عادل و حضرت بنو ہاشم کے واسطے غم حضرت علیؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت عیسیٰؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت آدمؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت نوحؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت ابراہیمؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت اسماعیلؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت یوسفؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت موسیٰؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت داؤدؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سلیمانؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت حزقیلؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت یونسؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت یعقوبؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت اسحاقؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت جبرائیلؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت میکائیلؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت انجیلؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت ماریہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت عیسیٰؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت یحییٰؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت زکریاؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت اسماءؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ فاطمہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ زینبؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ ریحانہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ خدیجہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ آمنہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ لیلیٰؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ ربابہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ صفیہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ جعفریہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ حبیبہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ صغیرہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ کنانہؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ شہداءؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ اطفالؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ اولادؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ بچوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ جوانوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ بوڑھوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ مرگنے والوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ زندہ رہنے والوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ بیماروںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ تندرستوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ غائبوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ نموداروںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ کائناتوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ زمینوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ آسمانوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ درختوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ پتلیوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ جانوروںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ انسانوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ مخلوقوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ کائناتوںؑ بادشاہ عالمگیر کے واسطے غم حضرت سیدہ کائناتوںؑ

حضرت شیخ ابوبکر شبلی قنبر کے واسطے شان حضرت شیخ قنبر
 شیخ عبداللہ سری سقنی کے واسطے حال حضرت
 کرخی کے واسطے مشغولی حضرت شیخ نور
 بادشاہ کے واسطے علم حضرت امام علی رضا
 واسطے نقل حضرت امام موسی کاظم
 قنبر کے واسطے

بحکم علی شاہ موسی رضا
 باحوال عبداللہ موتن
 بجان ابوبکر شبلی فقیر
 بفکر تمیمی ابوالفضل شاہ
 بحسن جناب علی بوالحسن
 بپہ حضرت عوث الاعظم امیر
 بقضائی شرف دین شہیرا
 بہر بہار الدین انور حسین
 بہمحرالی شمس دین حبیبیل
 بعرفان عارف شہر شمس دین
 بفضل فضیل ولی خدا
 بحالات اسکندر بمیشال

بحکم شہر کاطبہ صفاء
 باشغال معروف کرخی وطن
 بشان جناب حبیبید امیر
 بکر ابوالقاسم دین پناہ
 بسین ابوالفرح شاہ زن
 بپہ حرمت بو سعید فقیر
 بابدالی عبدالرزاق پیر
 بپہ عبدوہاب سلطان دین
 بہر صفائی سہ عقیل
 برحمن گدا سید المقتین
 بشغل دل شاہ رحمن گدا
 طفیل کمالات شاہ کمال

حضرت ابوالفضل عبدالواحد
 تمیمی شہر کے
 واسطے رکت حضرت شیخ ابوالفرح
 طوسی شاہ زمانہ کے واسطے
 غیبی حضرت شیخ ابوالحسن علی
 ہنگاری کے
 واسطے حضرت شیخ ابوبکر مبارک
 قنبری قنبر کے

۱۰
 واسطے حضرت عوث الاعظم
 سید عبدالقادر جیلانی شہر کے
 واسطے ابدالی حضرت سید عبداللہ
 پیر کے واسطے قتال حضرت سید
 شرف الدین قتال شہر کے
 واسطے حضرت سید عبدالوہاب بادشاہ
 دین کے واسطے پیر گاری
 حضرت سید جبار الدین شہر کے
 واسطے صفائی شمس دین
 حضرت شمس الدین

حضرت شمس الدین علی شہر کے
 واسطے شمس الدین علی شہر کے
 گدا رحمن ثانی کے واسطے
 پیر کی حضرت شاہ فضیل
 دوست خدا کے
 واسطے کمال حضرت شاہ کمال
 کنبہ کی کے واسطے حال شاہ
 حضرت شیخ اسکندر امیر
 عار کے

وہی ہے جس نے

توحید آدم شریف الانام
بہ تسبیح شاہ محمد لطیف
پے محوسدھی محمد ولی
بہر آبادانی پیشوا
بہ تجرید سلطان عبد العظیم
ہمہ جزو اعضا گویندہ ساز
کہ بسیار ذکر تو آرم بجا
زیران عشق تو آتس رہد
بفانوس بزم تن ازمن
تماشای ہر یک لطافت
کجا زرد در و نفس در دین
کجا گل رخ روح را نیست

میں بال رکھ کر دسے ہوتا کہ
 ذکر تری باجی لاؤں میں :
 کہ اس ذکر سے چربی کی روغن
 تیری جست کی گئی سے آگ پہ چوڑی
 دھاروی دلی ہوشیار ہوئی
 فناوس میں تیرے ہر طرف
 اس ذکر سے نور سے ہر طرف
 انور ہو کر ایک ہی نور
 کہ دن میں چہ
 رہی چاروں طرف

قلم ہے۔ لہٰذا گلابی رو روح کا مکان ہے۔ لہٰذا سرخ و کی دلوں کا مکان ہے۔ لہٰذا زرد و نفع نماہ کا مکان ہے۔

فرشتہ کی ہمتا کہ دیکھوں میں
سیر قدم سے تو آسمان ہے۔
دیکھوں میں اوس میں بیت المقدس
کو بھی ہے بھرتا ہر اوس کے
سیر قدم سے *
اوس جگہ سے پہلو چوں میں رہی
نہ نہ میں ابد قدم تر سناٹے دور

۱۲
دو پڑھو دون جہان میں اور
میں تیری حضور کی اور
میں میں +
میں تیری حضور کی کہ نشہ میں ہوں
میں ایسا کہ ہر صے فراموش
دون جہان -
اور میں تیری

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or a note, written diagonally across the page.

نتیجہ

دو سالہ سے باپ کے بھائی
دوسرا خط کا حال ہے
دو سالہ سے باپ کے بھائی
دوسرا خط کا حال ہے
دو سالہ سے باپ کے بھائی
دوسرا خط کا حال ہے

بنفوت پدرش در گویہ جال
پنے علم ناچار کردم سفر
چو خواندم من از خواندنیہا
پس علم حدیث رسول کریم
بجذب دل مادر در و مند
بوطن شدم از ره خطر
پنے علم سیر و سلوک فقیر
کہ از قوت جذب بود با خدا
درین آرزو شد زمانے در آن

بسیج بزم در آن چند سال
کہ او اگر شتم بسے درید
شدم بہرہ مند از در بہر
کہ فتح زور بار عبت العظیم
عناقم ز سوے سفر یافتہ
بیا سو دم از رنج راہ سفر
مرا شد تمنا ی جذب و تیر
زور تو جہر رساند مرا
ہمیشہ فزون شوق سوو

تہذیب خانہ سال اول ۱۲۶۱ ہجری

تنہا تو انجم دل زار بود

غم یار بود و شب تار بود

حضرت مولوی عبدالکلیم
کشمیہ صاحب
حضرت مولوی عبدالکلیم
کشمیہ صاحب
حضرت مولوی عبدالکلیم
کشمیہ صاحب

اساتذہ علم سیر و سلوک فقیر
بہر کمال
کہ قوت اپنے جذبہ
بجذب ہو چکا وہ خدا کی
زور سے تو بہرے پہنچا
بجذب ہو چکا
اس خواہش میں ہوا زمانہ
ہفت ماہ ہوتا تھا زبانیہ
شوق اور سوز اور گریہ

تہذیب خانہ سال اول ۱۲۶۱ ہجری
تہذیب خانہ سال اول ۱۲۶۱ ہجری
تہذیب خانہ سال اول ۱۲۶۱ ہجری
تہذیب خانہ سال اول ۱۲۶۱ ہجری

باین کے نزدیک میری پہلی مائیں کے بیٹے
 لایا جب سے اپنی پاک مائے
 جب تکھی سے انگلی لگے کہ کھڑے
 تو کہہ سکتا ہے کہ وہ شتر
 اشارہ لگا کی انگلی پاک کی گئی
 وہ سینہ کمزور میرا چاک کیا

حضرت خضر کی صورت اور
 شاہ عبدالعلیم
 بزرگ دہی حضرت سید
 افلاطون اندر کے اور طبیب
 غلامینو الامیر
 تعمیر میری پہلی چادر سیا
 کہ سو لکھین پہلے دونوں آنکھیں
 نہ کھلیں

کہ خفتند این ہر دو بیمار فلاتون باطن طبیب کریم خضر صورت شاہ عیسیٰ شعا نزدیک جنب چپ نشین چو ازشت سبایہ ابر کشد اشارت سبایہ پاک کرد ز سبایہ پاک خود کیش گار ہمہ عضو ہا درون بدن بدست خود و آب صافی نخت نہاد اندرون عضو اتمام چو بیدار گشتم نہ آن چاک بود	رسید آن مسحا و غمخوار من همان سید شاہ عبد العلیم رسید از زمین سو جنب لیا بر آورد از جنب د پاکت تو گوئی کہ آن شتر نور بود همان سینہ زار من چاک کرد نمود از سینه ام تابنا بے گشت خوف خضر شد فرو ہمہ عضو ہا درون پاکت بداد انگہ چاک را التیام نہ عضو بدن نے شہ پاک بود
--	---

در بیان خواب شب اول دوم و سلسلہ ہجری

پان میں نقاب
 پہلے پہلے
 رہا اور وقت چاک کو پونہ
 چاہے نہ کوئی عضو باہر
 دشاہ یک

تجدیدی دن کے آباؤ اجداد

راشک کے وقت دیکھا جائے

نیکو چارویشن کنو والا چو

بہتر شاہ عبدالعلیم

دیوہ والے پکڑنے

پس از چند روز یکہ آمد سر
کہ شد جلوہ افروز پر کریم
بر میکہ پیران فرخندہ کیش
زدست ہمیں آستین کشید
چو شد دنگیم شہ نیکفال
ندانم چه شد بردن بعیت
پس از خواب دیدم ہمہ بود
برویا گذشت آنچہ بر جان من
کسے دانند این دارد گیر عظیم

شب آنگاہ دیدم خواب گر
ہمان حضرت شاہ عبدالعلیم
بگیرند دست مریدان پیش
یداند فوق ید من نمود
در اندم مرا شد گر گو نہ حال
کہ گردید چشم بے اشکبار
ہمان تکیہ وسند زیر سر
چہ دانند آنرا اسیران تن
کہ برو نظر کرد عبد العظیم

در بیان خواب سال سیلیم ہجری

از ان پس چچ گردون گن ان بلند

بگردید گرد جهان روز چند

تاختہ سے داہنے آستین کشا اپنے
جب ہوا تاختہ پکڑنے والا
براشاہ نیکفال پادوسم
جھک کر ہوا دوسرے طور کا حال
نہیں جانا میں کیا ہو گیا
بہتر شاہ عبدالعلیم

۱۵

تجدیدی دن کے دیکھا میں نے
بہتر شاہ عبدالعلیم نے
خواب میں گذرا جو کچھ میری
جان پر ہوا کیا جانیں وہ لوگ
وہ شخص جاتا ہے بدن کے
بہتر شاہ عبدالعلیم نے

بیان میں خواب
بہتر شاہ عبدالعلیم
سال سیلیم ہجری کے
اوستیکہ بعد جب آسمان
کھولنے والا اوپر کا
گھوما گرد دنیا کے کئی
دن ۱۲

ہر روز صبح و شام دعا پڑھو۔
 ۱۷۱ رات کو آفتاب روشن ہو جائے گا
 ہر روز صبح و شام دعا پڑھو۔
 ہر روز صبح و شام دعا پڑھو۔
 ہر روز صبح و شام دعا پڑھو۔

ہمیں ختم و نجات دے	بشیر تاجان پدید آئے
کہ شد جلوہ افروز پیر کریم	ہمان حضرت شاہ عبدالمعین
میں دُعا آن کاغذ سود	کہ بود اندران نقش اسما
بدو گفتم ای پیر والا تبار	ز نقش و نگارم بر آید چہ کار
بخاطر منت کا دارم بے	کہ باشم بدر گاہ تو مدد
ز تعلیم تو طالب درو	ز علم آہی شود بہر مہر
بفرمود خواہ شد آنہم مگر	بہن آن نوشتہ کہ د ازم

دیکھیں خواہش رکھنا ہوں
 میں بہت بد کہ رہوں میں
 در گاہ میں تری ایک مدت
 تری بچم سے طالب درو
 علم سے خدا کے ہوسے فائدہ
 لینے والا
 فرمایا ہو گا وہ بھی مگر۔

ذکر بشارت قدم حضور پر نور قصبہ آباد گنہ

سپاس خداوند ستر علی	فروزندہ خلوت و انجمن
زبانے کند خویش را بر نشا	چو گنجے بماند کینچے نہان
کہ بہر عرفانج اہش کند	بایجاد عالم گرایش کند

دیکھیں خواہش رکھنا ہوں
 میں بہت بد کہ رہوں میں
 در گاہ میں تری ایک مدت
 تری بچم سے طالب درو
 علم سے خدا کے ہوسے فائدہ
 لینے والا
 فرمایا ہو گا وہ بھی مگر۔

ہر روز صبح و شام دعا پڑھو۔
 ۱۷۱ رات کو آفتاب روشن ہو جائے گا
 ہر روز صبح و شام دعا پڑھو۔
 ہر روز صبح و شام دعا پڑھو۔
 ہر روز صبح و شام دعا پڑھو۔

ترجمہ

یہ ایک خوبصورت اور دلکش شاعری ہے جس میں شاعر نے اپنے دل کی بات بہت خوبصورت انداز میں کہی ہے۔
 دنیا سے اوس نور سے دور رہو
 دنیا سے دور رہو اور نور سے دور رہو
 دنیا سے دور رہو اور نور سے دور رہو
 دنیا سے دور رہو اور نور سے دور رہو

نخستین ظہور سے نمایاں ہو	دہد زان گر نور مارا اٹھو
دہد نور مارا مثالی وجود	بیارد ہمارا جس شہد
برویا سے صادق نمایاں	کہ آئندہ باشد مخلوق جہاں
چو صوفی خورشید الہا	بزائوی مغرب فرو برد
ہمان پیر مہتاب روشن درو	ز بہر نماز شب آمد برن
مردیانِ انجسم ہمہ تختند	طوافِ حریفِ فلک سنا
یکے از بشیران شیریں کلام	در آمد خرامان بفرخند گام
بصد خرمی از مبارک زبان	بدینگو نہ گردید کو ہر نشان
کہ بر آسمان خطہ این بیا	کند چون زمین حجاز افتا
گہ آن سید پاک آل رسول	بدین خطہ آور دشان زول
تزلزلش چو رحمت ازین گشت	عروج زمین از فلک گذشت
بکرامات اواز سیر امتحان	بے آزمودند پیر جوان

دانت
 میں نے بھی لکھا ہے
 اذوقہ جانزد کا پیر روشن
 واسطے نماز کے آیا جہاں
 ستاروں کے سب پروردگار
 طوافِ کائنات آسمان کا گیار
 ایک خوشتر نماز ہے والا
 ۱۷
 زبان سے یہ اسطورت
 کہ آسمان پر زمین اس دیار کی
 کہ اسے مانند زمین مینہ سے کفر
 کہ وہ سید پاک آل حضرت رسول
 کے یہ اس زمین پر لائے ہیں
 شان اور تزلزل کی
 اور نہایت اوس کا شل رحمت
 کے اس زمین پر ہر تزلزل
 کا آسمان سے اور گذر گیا
 کرامات اوس کے امتحان
 اوس سے
 نہایت آریا باور سے اور
 جوان لوگوں سے نہ

حقیقت

نظر داسکی طرف زمین سر
سویان پاک کوید اور لانی
سپہ چاک کر کے زمین کو
درخت کو دم او سکار ورج جانت
کی دنیا ہے پداور زندہ ہے
بس اس کا دم بوسے والا کرنا ہے
کرتا و ایک نکا طرف پتھر کی
کرتا و ایک نکا طرف پتھر کی

برآورد چاک گریبان خاک
ز حیوان لبش نفس ناطق کند
نماید بس جو هر لعل رنگ
دل تنگ گرد و گردون فراخ
بنالند مردم چو بانگ جرس
چو طبل برآرد هوا و نفیر
زمین آسمان بکعبه عرش عظیم
بکشف مقامات شان عظیم
نماید دران عالم هفت رنگ
سر پرده هفت نیلی رواق
بداند خیال دل از خوشبخت
یہ بیت الحریم محمد کریم

نگاہش سو خاک صید بال
شجر آدمش روح حیوان
کند یک نظر جانب خیار رنگ
شود نرم تارک دل شکلاخ
یہ مجلس برآورد دل کنش
رو نالاش سو چرخ آبر
بجنبید دم و جہد سیر کریم
بسے ارد آشاہ ملک قدیم
کند کنیز سو دل بیدر
بسکرم کشاید در تم طباق
بخواند ز لج جبین سر تو
چو شد مقدم آن خلیل علیم

دل تنگ ہو تا ہے مثل کمان
کے کشا دہ۔
بہر لانا ہے دل سے ایک دم

شہر کرنے ہیں لوگ شل آوار
جانتا ہوں شہر اس کا طرف آسمان
شہر کی بل بل باہر لانا ہے

نظر داسکی طرف زمین سر
سویان پاک کوید اور لانی
سپہ چاک کر کے زمین کو
درخت کو دم او سکار ورج جانت

نظر داسکی طرف زمین سر
سویان پاک کوید اور لانی
سپہ چاک کر کے زمین کو
درخت کو دم او سکار ورج جانت

100-443888-100

پیش نظر میں اور اس کی کتب
دور سے بھی

ذات السجل و قریبی اور

بسم الله الرحمن الرحيم

١٠

4.

الغاية
في علم الحساب

زهر چار جانب سوان مٹا
بقربان آنقبدا با صفا
ز اسما مقبول رب کیم

شما نیز مردم را به طاعت
کنند هر کسی جان و دل ادا
بود نام آن شاه عبد العظیم

و اگر فتنه در قصبه پیدا شود از ارباب و بزرگان و خاندان

بشیر حسر کار جادو بین
که جادوش بود سحر حلال
بمن چون نه آتشین کردگار
صباحی چو خادم نزد یک دیو
توهر در خشان بسوز و گدا
من از خانه بیرون شدم در شب
لخویش افروزه شدم

بهجاد و گری گشت آتش نشانی
 که بود از سر صدق منبر نقا
 شد اندر گز ریشه من شرا
 بگستر دنیا که مصلای نور
 ز خلوت گهشت و گریه و سنا
 دویدم سو شاه و الا جانا
 سو قبه با صفات ختم

19

۱۹
 کہ جہاد اور اس کا مفہوم
 کہ قتال اس معنی میں ہے کہ
 طور بات کرینو والا۔
 جھگڑا کرنا شراب آنشی کی کیا
 کام ہے اور اگر دین میں
 ہمارے اہلکار

کچھ ایسا کیا تھا جو نماز و خوراک کے
الاساتھ ہو رہا تھا

جہاں سے آئے ہیں

سلطان
دولت

کے بار کیم

١٢٣٤٥٦٧٨٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩

ایستادگار قریانی بنیاد
دو طبع

4/2/74

دینوی سے۔
 علی ہوا دماغ طبع و حواس
 دیدار سے پہلے پاک و استکمال
 آسمان کو عزت والا۔
 تنگی سے کہ تھا دوسرے شاہ
 پہنچا میں اوس درگاہ میں
 زلف کش

<p>سہم دران در گم تنگبار بدیدار پیر مبارک نفس ہم از خاطر آشفگی شد برو چو کردم تماشا چون جمال ز شمشیر ابرو ز فرغان تیر ولیکن لب آبچیان اثر چو خورشید ز خندہ پیچید مگر آدم پیر معجز نگار من از مصحف رو شاہ آشکار</p>	<p>کہ بود اندران شاہ گردون وقار تہی شد دماغ از ہوا و ہوس ز دل شد تماشا و دنیا دون بشین سر پا دگر گونہ حال بسے زخم شد بد دل پرفیر ہمید اور روح و روان دگر ہی بر دہر بخ حس مرا ز جنبش ہمید او ہوش و قرا بسے دیدم آیات پروردگار</p>
--	--

دیکھ کر خوش ہوا
 جب کیا ہنسنے غماشا خوبی د
 خوبصورتی کا۔ ٹھکڑا ہوا
 سے طور کا حال۔
 نثار سے ابرو او ترستا
 پکون کے۔
 بہت زخم ہوا دل شور کیونچہ
 لیکن آجیات کے اثر داسے لیا
 دینوی روح اور جان دوسری

<p>ذکر حلیہ لباس حضور پر نور صاف مختصر</p>	
<p>کشاہ جبین بزرگی بے</p>	<p>مناسبے بود پاکد گر</p>

۲۰
 بطور آفتاب چمکنے والے
 دنوں خجستہ پچا باخا
 بانچون حواس بے
 مگر وہ دم پر جا مغزو کی طرح
 شخص سے دنیا تھا پوش
 اور تنہا
 بین قرآن سے شہ شاہ سے
 بہت دیکھا ہنسنے غماشا
 ذکر حلیہ اور لباس
 حضور پر نور صاف مختصر

ذکر حلیہ اور لباس حضور پر نور صاف مختصر
 کشاہ جبین بزرگی بے
 مناسبے بود پاکد گر

5

مجلس

جانور

1

نہایت

10

50

4

دو ابرو کشاد و خطی چون لیل
رسیده بوصل خدا بود شاه
صفت کوشندگان بحسن تمام
مشره بود بسیار نازک و لعل
همان ز گیس چشم پیر سلیم
سواد و بیا ضشت مناسب
نه بینی چون بینی پاک از جن
چنین بود گوش مبارک و دل
بسی نرم و نازک لب سبز
لبها سر اسرار و لعل
محاسن لطیف و عاشق
دختران عیار و پیش چشم

ولے ہر ورا بود و لطف وصال
بران بود وصل دوا بر گوہ
بے در سحر دو گہے در قیام
ہمان جانب طہل مائل ہے
بزرگ و بزرگی بشان عظیم
ز رنگ لک سرخ رنگین ہے
بحد توسط دراز و بلند
شگفتہ گل از گلشن اعتدال
دماں مختل از فراخ و تنگ
چو داؤد گفتار شیرین ہے
برنگ پدید و نشان گستر
چو نور شعلہ در خشنود ہے

وہ طرف دراز جا سکتے غالب
نہی بہت۔
وہی بلیو گرس کہ آئے ہو یہاں
جو بی رزق کی سا شیشان کے چکر
سچا سفیدی اسکی مناسب
کچھ نہ ہو جس سے مسخ
کچھ تپدین

۱۰۱

دوبارہ دیکھو کہ ہمارے پاس
ایسا تھا کہ ہمارے پاس
شیش میں دیکھو کہ ہمارے پاس
چھوڑا رہا ہے اور ہمارے پاس
ہم نے یہ دیکھ کر ہمارے پاس
نگاہ نہ کرنا ہمارے پاس
وہاں وہ نہ کرنا ہمارے پاس
ریاضت کی ہے

سورن کے ۱۲۶

رسول اللہ ﷺ نے اگر کیا تھا جو اس
 کے پیروں کا دروازہ پر توڑنا
 جو ان جان فیض شہان کمال آئے
 کہ وہ نہیں پہنچتا اپنے اخص میں کہ
 دولت میں نہ تھا نہ کہ وہ اپنے
 کو پہنچنے والا۔

شمس چمن
 آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس

ولیکن بر پیر خست از ان	ز اندم ز رو ادب زبان
مگر حضرت پیر گردون پیر	فرو خواند مکتوب لوح ضمیر
سوسن نظر کرد شاه ز من	پیر سید از من نشان وطن
بحکم ادب بر کشاد م زبان	پس از مسکن خویش د اوم نشان

ذکر قدیم حضور بر روضه پوری

با ستاد چون سرو باغ جنان	بجنابان که با گوهر نشان
که تا پیش شاه فرخنده کیش	بر حضرت شاه کرد پیش
چو مهر درخشان فروزنده چهر	درخشید بر مرکب چون سپهر
و گر چون کوکب بزرگان چند	حوالی بدر درخشان شدند
ز تاب تجلی رخسار پیر	خفت ریز ها گشت بدر پیر
بخاک رهش جلوه طور شد	همه ذره ها کوکب نور شد

آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس

۲۳
 آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس

آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس
 آید که پادشاه شمس

وقت کا زمانہ کہ ہو پھول چین میں
 جہنم سے کر کے دامن کے
 اوسکی خوشبو سے وقت کی
 کچھ بھول ہو باغ میں
 بہت ہو آسمان کا خوشنوار دریا
 جیسے ہو اہلکار وازہ پر
 بادشاہ حرم و طاق ہے
 چمکا طوق آسمان کے
 اوسوقت ہوئی زمین بزرگ

کہ خار گردید گل در چین بسے شد فلک امعطر دماغ درخشد چون طاق نیلی روتا زیارت گمہ جن انس و ملک ز عکس لب شاہ تبیع خوان کہ گردید گلر زہ خشت سنگ ستون استن کعبہ اش دظیم ز نور قدم بیت معمور شد چو تخت سلیمان شد از پابوس	ز جنیدین دامن پیرین ربویش ہم غنچه گل شد بیباغ چو شد بر درم شاہ محراب و ہمان زمین افق ز فلک گیاه زمین گشت با صد زبان لب لعل رنگش خیاں دوانگ چو شد پر تو افکن قد پاک پیر ہمہ طلب بیت من دور شد چو بر تخت من شاہ را شد جلاوس
--	---

آسمان سے زیارت کی جگہ ہوئی
 گھاس زمین کی ہوئی سوزان
 باد سے لب شاہ کے کچھ بھول
 لالہ رنگ لب سے اوس سے
 دیباہ از رنگ کہ ہوا بھول
 ۲۴
 مکتوبہ انشا و تفسیر کا
 جب جو اساتذہ انشاء الافکار
 مکان متون کے شاعر
 ستون کا ذکر کر کے درج ہوئی
 سب نامیوں کو رکھ کر درج کیا
 زہر سے قدم کے مگر جبریا
 جب چار تخت سلیمان کے
 تخت حضرت سلیمان کے
 تخت سلیمان کے

ذکر بہتیت فقیر بر دست مبارک حضور پر نور
 تختین درآمد نسیم دہن
 زمین گمان شد بہشتی چین

ذکر بہتیت از نا فقیر کا
 او بر دست مبارک
 حضور پر نور کے
 پہلے آجہاہ خوشنوار ایک
 تینہ کا خوشنوار سکان کا
 بہشتی باغ کے نشانی

تجلی

فرمان کو بادشاہ دین سلطان کے
ملا یا دور از نو بیجا اور دو
دراصلے کا تخت پر گئے کے کچھ

کے کچھ پانچ سال کے
کے کچھ پانچ سال کے
کے کچھ پانچ سال کے

کے کچھ پانچ سال کے
کے کچھ پانچ سال کے
کے کچھ پانچ سال کے

گدا را شہنشاہ دین پیش خواند
پے دستگیری افادہ زار
بگفت اپنے گویم نخستین
جو رست مسکین بیگناہ
بگم شہنشاہ خواندم نخست
پس استغفر اللہ تا اختتام
مرید شہ پاک غوث عظیم
و لے ہر یکے را بہندی زبان
پس آن مہر سر خجہ شاہ دین
بگردید مہر کعبہ ارحمید
صف کوثر گان فرخندہ گام
و لے مریم دیدہ دور بین

دور از نوشت دور از نوشت
کشید از بغل دست بر ہنگام
بگوئی ہمان با نچہ گویم بتو
ید بندہ تحت ید اللہ گشت
تو تو یہ تسمیہ باری دست
بآمنت سے بار خواندم تمام
شدم برید شاہ عبد العیلم
بگم شہنشاہ گفت تم عیان
دخشد از مشرق آستین
سوی گنبد طاق گردون بلند
نمودہ سر طاق ابر و قیام
شدہ سو محراب عرش برین

شاہ کا نو گویا تخت بندہ کا
نہیں تخت شاہ کے پیر معانی
اعوذ باللہ سے تخت سلیمان
کے ایک بار دست
پس استغفر اللہ تا اختتام
ساخت آمنت اللہ کے نبی بار
جو جانے سب

۲۵

فرمان کو بادشاہ پاک حضرت
تخت عظیم کا دھواں اویز
لیکن ہر ایک کے ہندی زبان میں
گم سے شاہ کے کیلئے غلام
ہیں وہ آفتاب فرخندہ دین کا
چمکا جیسے چمک سے
آستین کے
ہوا آفتاب بھلی یاد کا

کے اوچھا
صف بلوں کے بال کی بار
کیا اور طاق ابرو کے گھر اپنا
لیکن پانی آنکھ دور دیکھنے والی کا
اوپر کے
اوپر کے

حسین

لال ایضاً غش کیا و اس کا

شکر سزا دہ ہوئے زمین و

آسمان و دعا غنی پش لیب قبول کرے

کہ ہوا ابدی ہو دعا و دعا

چو من زندہ گردید ارض و سما
اجابت بالاشد اندر شتا
بجان و تم شد زہر سو شفا
کہ روح رمیدہ درآمدہ تن
قوی از سر نو بقایافتہ
من از صحبت پیر شتم جوان
دل من درآمد بہوش و قرا
دل شد خمے از شراب ملو
کہ باشد از انجا قیامت اثر

لیعل حبیبید بہر دعا
دعا بود زیر لب مستجاب
ز دست شفا مبارک دعا
چنان در میدان مسجای من
عنان شد ز سو و فنا یافتہ
شد اندر تن زارتاب تو ان
ز گنبار شیرین او و کا
برو شد غم و ہم در و نشد سر
بفرمود بر من چنان بکفر

ہوئی ہوی ہوی آئی بدن بین
ہوئی ہوی ہوی کی طرف سے
نی صورت سے فون سے
ہوئی بدن کہ درین فون سے
طاقت میں صحبت سے
یہ کہ ہو جوان

ذکر تعلیم حضور پر نور بہ فقیر

مرا کرد تعلیم ذکر عظیم

پس آنگاہ آن پر کامل حکیم

میں بھی باتوں جو حضرت داد
کا کام کرتی تھی دل بہ
آپا ہوش و سکین میں
آپا ہوش و سکین میں
آپا ہوش و سکین میں
آپا ہوش و سکین میں

کہ ہوا ابدی ہو دعا و دعا
کہ ہوا ابدی ہو دعا و دعا
کہ ہوا ابدی ہو دعا و دعا
کہ ہوا ابدی ہو دعا و دعا

پہن اور مان سے جو نیک
کے حکمتیں جو عالم فقاہ
اوس میں۔

میں نے غلطی نہ کی تھی
میں نے غلطی نہ کی تھی
میں نے غلطی نہ کی تھی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

ز نفی و ثبوت ترکیب آن
در آن قوت قهرمان جدا
کند کس چو کیار و ذکر عظیم
شود نفی آن دفع هر بلا
دهد قوت دل دماغ و جگر
شود نفی او بام نفس لیم
شود پاک بیباک راه سلوک
شود جلوه گر نور ذات قدیم
بقرمود شاهنشیم باخبر
نگهدار آن کز من اند ختی
که باشد همان در ره توفیق
زینج و بلا و آزار ماند ترا

ولیکن بود اسم اعظم در آن
ظهور تجلی شان خداست
شود نفی مفقاد پنج الیم
ثبوتش بود هر مرض ادا
نماند دگر هیچ خوف و خطر
دگر ترس و اس دیوریم
زرد و زریزن و هم و شکو
تجلی شان علی عظیم
که باشی تواند وطن با سفر
دوامش کنی آنچه آموختی
که اول رفیق است ثم الطریق
که آخر بمنزل رساند ترا

ہوئی غیبی تاج اس کی شان نیوالی دم
نفس بیکے

نہیں پہاچھی پھر خوش اور ہو
نہیں پہاچھی پھر خوش اور ہو

دینا کہ تو کو طاقت شایع و ہو گئے
دینا کہ تو کو طاقت شایع و ہو گئے

مادہ جاری کی نوا
مادہ جاری کی نوا

ہر جگہ کی ہستی اس کے ہونے
ہر جگہ کی ہستی اس کے ہونے

دوست من این خدای بزرگوار
دوست من شیطان مردود کی نیست
بگوئی می باید که بیاید
چو در دنیا که او در عالم آخرت
تا به آخرت که در دنیا که
ذات قدیم که با خود روشنی
شان بلند و بزرگ که
فریاد شاهان

افغانستان

[illegible]

پہرہ پختا دیگا تحکومہ

و لیکن یہ بڑا فیہم ہے کہ اساتذہ طریف حضرت مصطفیٰ کے کام باندھ ہو یہ پائی فردوسی کے روزی کھا دوں اور یہ کہ ہم جو بوجھے سسکی پر سون سسکی ہو دسے شوق دیدار کا کسی فیض کے اگر نہ نظر آجئے دل بڑا کہ اسے فرزند کیمن نہ جانتا

که با سنت مصطفیٰ سازند
سبکیار باشی ز دشی و پری
نظر بزل خویش و ارای پسر
بجو آن کسی که چوید دولت

ولیکن سو من این پیش
بمزدوری خویش و زنجی
بودشوق پیا ز روش
بجاممردمانگوید دلت

و کبریا رخ حضورش

بے اشتہ قوت امتثال
بجای خودش ہر من شجاعت
بسیر فرشت با من فریاد
ہم آید و شد چو روح و ملک
بجای تائیں بخلو چلیں
کہ نور خدا صورت پیر بود

چو ابدال حق سید باکیا
شمالیکه تمثیل هر اودشت
پس آن پنج پیر درین طریق
در دین برون زمین فلک
همی بود با سرخ استغنیس
چگویم که آن پیر تصویر

پیشو کا
دیکرین قصہ

PA

جیسا ابدال حق کے حضرت
سیکمال واسطے پہنچا
رکھنا خاقوت صورت کی
جو صورت مثالی کی تشکیل اپنے
اعلام رکھنا تھا چہ جابجا
انہما و صورت کو ہر اہم

مقرر کیا۔
 حضرت مسیح مینا ہونے کی راہ میں
 انور باہر میں اور کائنات پر کہ
 تیری صفائی میں حق و کفر
 باہر و درخت و خلوت کسین
 کیا کہ زمین کہ درخت و کسین
 ایک نور خدا کا ایسا نور ہے کہ خدا کا

چند

یگر رونق افروزی

حضرت نور علی

او پیران عالم

عجب

اور وفات حضرت

ذکر رونق افروزی حضور پر نور
بر کوہ جہانگیر آباد حکیم غیبی و شفا
حضرت ایشان

جب ہو روشن کرنی لادہ
شاه نیک فال پیکر کرتے
سنا سنو سن کے شہر جہانگیر
اوس شہر کے لیا چاہا کیا میں
اوس ملک میں اسباب سنا کا چاہا
فرمایا بادشاہ خود ارسلنے
کہ ہو گا اس ملک وطن جہان
سفر میں

۲۹

جہانگیر آباد
بہشت سے اوپر آغا زمین
گنہگار محرم سے تیرہ دن
کہ ہوا شاہ کو آسمان کا سفر
جب روئے جہانگیر
سفر میں شہر رکھا
اوس کے بیٹے وطن ہوا
ہمایون آباد

زطے منازل شہر جہانگیر
دران چارخت سفر دریا
کہ خواہد شد اینجا وطن
زہجرت برآمد زر و شمار
کہ شد شاہ را آسمانی سفر
تنش را وطن جہانگیر

چو شد جاوہ گر آن شہر کیلا
وز انجا شد اندر جہانگیر
بفرمود شاہنشہ باخبر
چو شش شش و دو صدیلا
گذشت از محرم ثلث عشر
چو جان از جهان سفر روا

ذکر مقبرہ حضور پر نور

ذکر مقبرہ
حضور پر نور کا

پہلے کا حکم عالم کے فراموش کیا
آدمی کو میری آواز کو نہ خام
نہا کر کا چھوڑا یہ تدبیر میں
روحانی کے تو مجھ کو قرار کیا
میں بہر انتخاب تنہا رہا
میں طرف عرش قرار کے *

چشم

چشم که در صورت است
چشم که در اندام است
چشم که در لباس است
چشم که در کلام است

چشم که در صورت است
چشم که در اندام است
چشم که در لباس است
چشم که در کلام است

دیدم که آن بزم پیرین
رنگ ریشم از پرتا نیشد
نه من بودم آنجا نه تصویر
از آن پس در حالتی گشت پیش
تن من برون درون پیر

چو روح مقدس آمد به من
سراپا تم صوت پیر شد
همه بود جان و تم پیرین
جو آینه دیدم تن از خویش
تو گوی در آینه تصویر بود

بیان خلافت اویسیه و حاتمیه

پاس خداوند فرش زمین
بر دفره خاک ابر فلک
مکند و اوئی امقدس
به کعبه نماید چنان احترام
گهی بر درخت نماید جمال

خداوند کرسی عرشین
بشر را بزرگی دهد بر ملک
بکوهی دهد جلوه خویش را
که گرد و همان قبله گاه نام
بسنک نماید ظهور جمال

در کتب بعد از این
در کتب پیش از این
در کتب بعد از این
در کتب پیش از این

در کتب بعد از این
در کتب پیش از این
در کتب بعد از این
در کتب پیش از این

در کتب بعد از این
در کتب پیش از این
در کتب بعد از این
در کتب پیش از این

پیرن رکھنا ہو نہیں سکتا
 بادشاہ اولیائے دوزخ و زنا کا
 یہی حضرت سیدنا عبدالمعین
 علیہ السلام کا درجہ نامحرم
 مسیح بین پر پوچھا اور کہا
 عمامہ ایک صلیبی رنگ کا تھا
 دوسرے حضرت صوفی صاحب
 کا ایجاد دیروال سیاہ ہے

تجربہ

بازنجا کرم سے بیست

روال پوچھ حضرت شاہ

عبارت مبارک باخدا پوچھ

عمانہ بدست مبارک تخت
روال سپہ شاہ والا نژاد
برحمت شہنشاہ فرخندہ کیش
بفرمود آن سرور اولیا
تو از جانب من خلیفہ شدی
پس انگہ سفر کرد پیر کریم
چو گردید ابدال حق اسفر
چو بیدار گشتم من از خواب پیش

بیست از کرم بر سر من دست
بدوشم ز دست مبارک نہاد
بمالید بر پشت من دست خویش
کہ امرو ز داوم خلافت ترا
کند خدمت من اکنون
ز فرش زین سو عرش عظیم
شب قدر را گشت بسج
نعم ہجرت شاہ گردید پیش

نوکر خلافت عریضہ جہا و طریقہ عطا خلافت

روانہ شرم از وطن در
ہمان نو چشم شہ مشرقین

سو مسکن شاہ والا جناب
مری کامل عنایت حسین

روایا اوس بادشاہ اولیائے
کہ کجایں عجب خلافت بخشیدو
نومار عیال جانب سے خلیفہ ہوئی
کہ عطا خدمت مہر عیال ہوئی
دین کے فرش سے طرف
نوش بزرگ سے

۳۳

شب قدر کا ہوا میرا دل فی کون
تجربہ بدار ہوا میں خواب سے بیدار
شاہ کی جوانی کا رخ ہوا سامنے

نوکر خلافت عریضہ

جسمانہ کا اور طریقہ

روانہ ہوا میں وطن سے ہجرت کی
طرف مسکن شاہ عازم گام
نہی ہو رہی تھی کہ بادشاہ کی
انکسار کو زینہ کامل کہی
قاضی عنایت حسین چو بیاد ہو

پشانی میر جاس کی دہری
 اوں مجلس میں یاروں جھکولیا
 سامنے بہت کی بکھر
 غنایست اپنی بہ
 فرمایا کہ میرے واسطے کیا ہوئی
 تھیں خوالا سدھاری میں ترس
 واسطے ہون میں بہ
 سدھاری برکت کی جگہ ہے
 او میں چند بار روشن کرنوالا
 ۳۳

من از مسکنِ خود رسیدم بشام دران دہتہ پاک رفتم زرا دل از دیدن شاہِ مستور دران نیرم یارانِ پخواند بفرمود از بہر تو آدم سدھاری مبارک بود چنانچہ ز نعلین او خاک او پاک شد غبار رہ آن مبارک سرا غرض شب گذشت و آید گاہ دران روز آن شاہِ والا تمام کہ تا شد میار و مال و مال بسے فرش گردید آراستہ	کنار ٹونس در سدھاری تمام چو دیدم دران جلوہ گر بود پریشانی حس من دور شد بسے کرد برین غنایا حیش مقیم سدھاری بر اتوم دران بار بار جلوہ گر بود مکانات آن سر با فلاک شد بود سرمہ دیدہ اولیا گذر کرد ہر یک سو سجدہ گاہ بفرمود از بہر من اہتمام ز شیرینی و عطر مال و مال بر آن سند و تکیہ پیراستہ
---	---

گذر کیا جہانے طرے قلم کو کشش
 او سدھار بادشاہ عالی مقام
 بہت خوش ہوا آراستہ
 او سب سند و تکیہ کی آراستہ

ہوئی روشن شمع چراغ
تعب و تیرا اور غما سے پہلے
رہے کہ صبر کیست کا حریف ہے
کہ کو سوخت کین کیا رہنے مجھ کیست
دکھا کر پڑے نعل جلا اور تاج
آستانہ رشکو گلزار تھا
کہ اوس

زمین گشت روشن بشمع چراغ
پس از مغرب از عشا پیشتر
در آن وقت که در یاران هجم
دگر جمله انجم مگر بود شاه
مر شاه بر سند خود نشاند
در آن دم یاران شمع با کمال
نخستین شمع پاک از دست
دگر بعد از آن وقت یاران چند
چو شیرینی و عطر و خوشبو دگر
شمع من این فاتحه خواند پیش
چنان که بشید از دل شیر آه
پس انگاه فرمود شاه بمن

شد از عطر و خوشبو معطر دماغ
بود پس مبارک ز رو و خیر
نمودند مانند ماه و نجوم
چو ماه منور در آن بزمگاه
خود انگه لب مست خوشی ماند
عطا کرد بر من مال و ثلث
مرا سکه چند آورد پیش
شکر کشید زرد اذن برین شد
به مجلس نهادند پیش نظر
بار و اح پاک چون پیش
که جنبید زنجیر پیران
و عا بهر اجرا فیضان من

[illegible]

فیض کے چار بن ہوئے میرے
کے شاہ سننے دعا واسطے
میرا دوست فرمایا ارادہ
کہ میں اپنی طرف سے کسی
دعوت کے واسطے
اپنے پیروں کی بارگاہ

یاد علیہ السلام کو یاد کرنا اور اس سے
 محبت میں جو اس سے صحبت کرے
 اثر سے اس سے دوستی کرے
 اندر وہ باہر پانچوں کے چکر
 فیضانِ ربوبیت
 دعا جاری ہو پختہ
 ذکر مناجات اور

ذکر مناجات و دعا اجر ایضاً

درونِ برون پائند ہر کجا چہ بہر شفا دم کنیاد دعا چو محبت کند سلب گردو از ان سلب گردو غذا قبیح اگر دست گیر و شود دستگیر نگہبان شود سید النوحین بذر تو باشد چنان مشتعل بذر تو صندلش چون زبان سراپا بذر تو گردند نود مگر داعی تا نگر و دھنود	ز تاثیر این دور گرد و بلا بہ بیمار گرد و دران دشا دل باز گشتہ بر آید براہ دران حمت حق نمای خلوا بہمراہ اور روح پیران چہ مریدش نہ ہر شود و مطہین کہ گرد از ان نفس شیطانی بچند رگ و ریشہ تن از ان دران رخ تابان نمای خلوا اجل از انشان ہمید از
---	---

دل پھر ہوا آؤسے راہ پر
 اوس سے دور ہو غلاب
 خیرون کا چہ اوس بزمین
 رحمت خدا کی کہ ہے ظہور
 اگر کچھ بکوشے تو ہو
 ماضی کو نوالی سے
 اوس کے ریح حضرت پیران کی
 ۴۳
 نگہبان ہو سدا انسان
 دجلت کے یہ مرید اوسکا
 ہر جہاں سے ہوئے اعلیٰ
 کے ساتھ
 تیرے ذکر میں ہے ایسا شوق
 تیرے سے نفس کو
 کہ ہوا اوس سے
 دین جان شہدہ
 کہ کہ میں سے خبیث
 دل اوسکا زبان کی انداز
 اور خبیث اس کے شکر
 ہر جہاں سے ہوئے اعلیٰ
 کہ کہ میں سے خبیث
 دل اوسکا زبان کی انداز
 اور خبیث اس کے شکر
 ہر جہاں سے ہوئے اعلیٰ

حضور کی تیرے چہ کائنات ہو دے
 تو انہیں پھر دے
 اوس کا ذکر کرے
 کہ کہ میں سے خبیث
 دل اوسکا زبان کی انداز
 اور خبیث اس کے شکر
 ہر جہاں سے ہوئے اعلیٰ

ترجمہ

سورہ اور دعائے نبیین
جاری و جاریہ

کرامات دنیا سے بڑھ کر
کرامات دینیہ کو پڑھ کر

دعائے ہمت ذکر و دعا برا فیضان

کرامت ہر کو بزر بنویش	کند کر مکہ و اہمچویش
وہر قوت جذبہ القا کثیر	کند صوت سیرت شایع
وہر آنکہ ادراک سیما با	زگر می سردی و طوقا ہا
وہر علم و ادراک مانند شاہ	کہ ناگفتہ و اند سپید سیاہ
کند ہر کسے کو توجہ بدل	بزر بخیر پیران شود متصل
شود و منسلک کو بزر بخیرین	شود و پیر و سید المسلمین
درین سلسلہ حلقہ اولین	بود حضرت حمۃ العالین
چنان یکدگر حلقہ ہاسوین	سلسل کن از حلقہ اوین
کہ تا در کش حلقہ اولین	وگر حلقہ ارا بہشت برین
نخستین سد چون پیدار گاہ	رود ہر یکے در حضور آکہ

کرامت ہر کو بزر بنویش
وہر قوت جذبہ القا کثیر
وہر آنکہ ادراک سیما با
وہر علم و ادراک مانند شاہ
کند ہر کسے کو توجہ بدل
شود و منسلک کو بزر بخیرین
درین سلسلہ حلقہ اولین
چنان یکدگر حلقہ ہاسوین
کہ تا در کش حلقہ اولین
نخستین سد چون پیدار گاہ

کرامت ہر کو بزر بنویش
وہر قوت جذبہ القا کثیر
وہر آنکہ ادراک سیما با
وہر علم و ادراک مانند شاہ
کند ہر کسے کو توجہ بدل
شود و منسلک کو بزر بخیرین
درین سلسلہ حلقہ اولین
چنان یکدگر حلقہ ہاسوین
کہ تا در کش حلقہ اولین
نخستین سد چون پیدار گاہ

دوسری کا بون اہمچویش
بہشت میں
پہلے ایک
کی جگہ
کدوی خدا کے حضور میں

ہوا دوس سے پیوستی تیرا خوش رہے
 مست کردہ کام کہ شیطان
 پہلی کڑی
 پہلی کہ پہلی اوس سے
 مست ہلا کوئی ایک کڑی
 دشن تیرا پیوست گھٹا رہے

بیان سفر دلی کا
 اور واقعات راہ
 دم کے ساتھ ہوش میرا
 غاشام و صبح کو پہ نظر
 پر رکھا تھا میں سفر میں

۳۸

کہ جنید از ان حلقہ اولین حبیب رنجیدہ گرد و از ان عدو تو از رنج کا ہندہ با	مجنباں کی حلقہ و اسپین مکن آنکہ شیطان شو و شاد با خدایا حبیب خرسندہ با
---	--

بیان سفر دلی و واقعات راہ

بدم ہوش من بود شام و صبح ولیکن سفر بودم اندرون مگر این سفر بود با جان تن ولیکن چو گرد و وطن و سفر کسے کو سفر کرد ز زمین بزیر زمین کو وطن ساختہ چو در زندگی مردہ گشت	نظر بر قدم داشتتم در سفر بخلوت شدم در بے انجمن کہ تن جهان روح را شد وطن بخلوت شود خاص ز دم گر بزیر زمین گشت خلوت نشین بروہا نیان انجمن ساختہ بود در مقام وطن در سفر
---	---

لیکن سفر خایہ جہان
 خلویت میں ہوا میں مجھ کو
 مگر یہ سفر خایہ جہان
 دن کے ساتھ و کون دنیا
 میں اور اس کا ہوا سم کو
 لیکن جب ہو وطن سفر میں
 خلویت میں ہوا میں مجھ کو
 جسے کہ سفر کیا زمین مجھ کو
 چھوڑ زمین کے جہاں
 بنانا اور جس کے ساتھ
 مجھ سے آنا سب کیا
 جب زنگ میں گشت آدمی
 ہوا و مقام وطن کے سفر میں

واسطے زیارت اپنے
 بھگوان کی اور
 سب ہوا میں
 ہمارے
 دروازے
 ہمارے
 ہمارے
 ہمارے

۳۹

لیکن جھکونی کٹایش اور
راستہ مقام میں کھلے اور
ظاہر ہونے سے بہت اشد
کی ریت سے جھکوتہ دکھلا یا
سجایا جان اور یہ کاکڑی بے
نوک و پیر کی طرح
اور جس پر سب کا توجہ مرکوز
کر رہے تھے۔

از سر بیست و یکم تا بیست و دو

دیکھو

تقریباً اسی کو سے قیامت
 اگر میرا ہر بال ہوتی
 کان اور زبان ہوتی
 کیا تو ہے یہ سہا
 ہی بہت کام کا ہوا
 جتنی باتیں ہیں
 جتنی باتیں ہیں
 جتنی باتیں ہیں

کھنکھنا
 لیکن نہ ہو گا ہر ایک
 کہ تجھ پر ہے احسان اسکا

جب ایک مقام میں گیا
 سر اس کے پاس
 سو لڑکے تھے
 چھوٹے بچے
 باندھا جو
 حواس کا

کھانا
 کھانا
 کھانا
 کھانا
 کھانا

کھانا
 کھانا
 کھانا
 کھانا
 کھانا

کھانا
 کھانا
 کھانا
 کھانا
 کھانا

درون برون ہوتا و منیم
 بود چشم و گوش و زبان و کلام
 شنایش کند تا قیامت ہم
 کہ بر من بود منت بیشمار
 شدم از پی خواب و نگر آ
 بہ بستند بر من در پنج گنج
 ز بہر تماشا و روحانیان
 با ستاد خاموش با من
 ہی کہ دسوتن من نگاہ
 رگ و ریشہ من پر گرفت
 کہ از سینہ من برون گشتہ بود
 از وریشہ موتن دور بود

محیط ہست ہر دم بجان تو ہم
 ہمان دست کار ہست و پا تو ہم
 اگر ہر سر سو گرو دستم
 و لیکن نباشد کیے از ہزار
 چو در منتر رفتہ اندر سکا
 برستم ز کار سرا ہے سنج
 کشادند بر من در لامکان
 بدیدم کہ شخصے بر آذر تن
 ہو و پریشان رنگ سیا
 ز بہبت تن من طبع گرفت
 و گر صورت سو بالین نمود
 سراپا تن پاک بلور بود

دور تھا
 دور تھا
 دور تھا
 دور تھا
 دور تھا

درون پرورن پائے روشن
 چنان شیشه بانو زمانه سر ب
 پس آن صورت ساکن لایزال
 بهین قدرت صانع ذوالکرم
 عجب نیست از قدرت کردگار
 نه موت باشد که آن ملک
 بهر جا بهر کس نشان دگر
 فضیلت بود بر ملک روح ا
 عجب ابا خدا کا نصیب
 چو آن شگفت و در آمد
 شدم را کب تک خوشنما
 ز دلی رسید بهر چه کثیر

دران شعله زنج و نور چراغ
 که جان روحی چو فانوس
 رسید از سرین سدا آسمان
 که بود یکے ناگهان شدم
 اگر دو یکے در گنج حیدر
 که هر جا رسید برین از ملک
 بیکدم کند فیض روح بشر
 که روح است شان ابر خدا
 که در شان او عقل ابانیت
 که لب شکستیم بر او سحر
 نهاد او بر راه شکر چنگام
 زار روح پاکان بهر چه کثیر

دران شعله زنج و نور چراغ
 که جان روحی چو فانوس
 رسید از سرین سدا آسمان
 که بود یکے ناگهان شدم
 اگر دو یکے در گنج حیدر
 که هر جا رسید برین از ملک
 بیکدم کند فیض روح بشر
 که روح است شان ابر خدا
 که در شان او عقل ابانیت
 که لب شکستیم بر او سحر
 نهاد او بر راه شکر چنگام
 زار روح پاکان بهر چه کثیر

اینک من را تا به فیض جان پاک
 که روح است شان ابر خدا
 که در شان او عقل ابانیت
 که لب شکستیم بر او سحر
 نهاد او بر راه شکر چنگام
 زار روح پاکان بهر چه کثیر

اینک من را تا به فیض جان پاک
 که روح است شان ابر خدا
 که در شان او عقل ابانیت
 که لب شکستیم بر او سحر
 نهاد او بر راه شکر چنگام
 زار روح پاکان بهر چه کثیر

قہر بے پناہ کی طرف سے اپنا اور ہر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 بال و پر کی ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 اس کا قہر اور اس کی قوت
 اس کا قہر اور اس کی قوت

ہر ایک ہر ایک ہر ایک خانہ و راز و پرور نمایندہ قدرت قادری کہ ناید کہے اور ہم خیر ہی آئندہ وطن بار بار دم بچ راحت کہ ہم سر	پس از دیدن پیش وید کہن ندیدم چنین قوت بال و پر بدین تدرت ہم بدین تادی بدین شوکت شان و جلال پے دیدن کہ دکان شاہ ازین وہی شد درین آہ
--	---

قہر بون کی ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 اس کا قہر اور اس کی قوت
 اس کا قہر اور اس کی قوت
 اس کا قہر اور اس کی قوت

ذکر رسیدن فقیر مقام دہلی
 بروضہ مقدس حضرت صوفی آبادانی
 صاحب و واقعات آنجا

نمودم بشہر مبارک نظر	بدہلی رسیدم ز راہ سفر
----------------------	-----------------------

۳۴
 راجہ کے آرام و بجا و شہر
 ذکر ہو چکا ہے
 کا مقام دہلی میں
 روضہ پاک پر حضرت
 صوفی آبادانی صاحب
 کے اور واقعات
 اس جگہ سے

یہی ہے جو چاہیے
 کیا ہے یہی ہے

فی جملہ

اوس شہر کی کہ گلیاں کچھ کوئی عجائبات
آسمان در ستاروں کی دیکھا ہو مگر
گیا بین اوس عالم میں نہ تو رجا
نہ بھلا نہ کاغذ کسی کے نام
کہ جس طرح آسمان پر گیا تھا
اسے ملکات سے کہے ہیں جب
وہ تخلص ہو کر آیا ہے

چو از گردش چرخ شد امکان
پیشینه سوا نجم و آسمان
هم از کاغذی نامش شهروند
چو حاجی بر آسودم از پنج
که صحران آن روضه گویو
که میدان از حوض کفر نشان
که هر کس کند بهر آن سجده
که جوش است در چاه صنوبر
فرا موش گرد و شراب طبع
بود موج و عوفیانه روم
که دلی زویرانه آباد شد
شد آباد از مولد قادری

بیست و یکمین فصل
 خانقاها و راه
 کجا میجهد راه
 انفرادی و جمعی
 نو و سنت
 روضه و کافه
 سن از هر یک
 که در آنها
 که در آنها

२५

بہشتی لہجہ بانی او سکا
 اگر گامین کہ ہر ایک آدمی
 کرتا ہے اس کے لئے تلاش ہے
 کہ اسے ساقی بانی کو شکر
 کہ جوش ہے کہ کفن میں
 دسے ہر ایک کہ لاؤ و فری
 چھوٹا شرب ایک بہشتی
 قوی صفت صوفی پاک
 ہے ایجا کہ ثناء کا
 آواز اس کا نام ایجا
 سباز و ہوا

ایک بار ان کا رویا کہ
 وہ ایک بادشاہ کی خدمت میں
 حاضر ہوا اور اس نے اس کو
 ایک بڑے کام کا حکم دیا

جانی
آسمان کے
روشنی سے دوسری طرف
جانتے تھے ساتھ اس کے
آسمان کے
نہیں تھا آسمان نور سے چمک رہا
روز روشن سے پہلے رات
اندھیری ہوئی
آدیں رات کو نہیں آیا کوئی
پیس میرے
نہیں مجھ سے نشان ملے گا۔

کتاب حضرت
 شہ شرف الدین
 رحمتی کا اور انکا
 نسخہ ملے ہوئے
 نسخہ سید سید

ذکر خواب حضرت شاہ شرف الدین
 دہلوی المتکفیف ایشان
 بالقصال سید سید

جب رات گئے کیا جامع
 کے وقت یہ دوسرے آدمی
 طرف خانقاہ کے یہ
 ایک آدمی سے ہوا
 جب دریافت کیا یہ
 سید سید سے دوسرا
 مکان نہیں پایا

۴۵

تھرا یا دون لوگوں میں ہا ایک
 آگے گئے پھر چھوٹے
 سے راہ دو وطن سے
 کہا کہ پورے پورے
 پورے کے پورے
 داخل ہوا
 حضرت صوفی آبادانی شاہ

چو شبکہ دم از دم صبح گاہ زہر کس بہر سو چو دریافتند پس آمد از ان ہر کو پیشین بگفتم کہ شرقی گداگر منم ز صوفی آبادانی شاہ دین شدم حلقہ در گوش پر کریم بگفتند آنان کہ شیخ بکیر	دویدند دم سو خانقا بنجر منجھان گریافتند پس سید از من راہ وطن بزنجیر پیران مسلسل شدم منم در عدد حلقہ چارین ہماں سید شاہ عبد العظیم بود شرف دین شاہ صد سالہ
--	---

شاہ سید سید کا پورا نام
 شاہ شرف الدین
 شہ شرف الدین
 شاہ عبد العظیم
 بزرگ کا دوسری حضرت
 ہوا میں غلام حضرت
 شمار میں کر دی چو خانقاہ
 دین سے یہ میں ہوا

[illegible]

چو شد آتش کار باض پگاه
 گرفتند از شوق مست فیه
 نه گشتم بچشم ادب متصل
 مسافر بیا پیش اهل وطن
 طفیل تو دیدند جهانیان
 مرا از گرم پیر در بر کشید
 ز جبین پیر چنید فرش
 چنان از نهادش آمد خروش
 در آن جذب و جوش فرمود بر
 سپرم بتو مایه خویش را
 ز بار امانت سبکدوش شد
 مرا کرد رخصت سو خانقاه

فرستاد مارا سوی خانقاه
 بزرند در پیش رویش هر
 بفرمود آن پیر پیکار
 ز شوق جماعت گشت پیر
 بسے رونق بزم و جانان
 چو برق تپان از دل بجای
 بچنید کرسی بلزید عرش
 که روح و ملک بخت گداز
 که دادم ترا من بکلاه و سر
 که بود از ابادانی پیشوا
 از آن جذب و جوش خاموش شد
 برون آدم من رونق

چو شد آتش کار باض پگاه
 گرفتند از شوق مست فیه
 نه گشتم بچشم ادب متصل
 مسافر بیا پیش اهل وطن
 طفیل تو دیدند جهانیان
 مرا از گرم پیر در بر کشید
 ز جبین پیر چنید فرش
 چنان از نهادش آمد خروش
 در آن جذب و جوش فرمود بر
 سپرم بتو مایه خویش را
 ز بار امانت سبکدوش شد
 مرا کرد رخصت سو خانقاه

خانقاه که
 باهر آیین اندر گشته
 چو شد آتش کار باض پگاه
 گرفتند از شوق مست فیه
 نه گشتم بچشم ادب متصل
 مسافر بیا پیش اهل وطن
 طفیل تو دیدند جهانیان
 مرا از گرم پیر در بر کشید
 ز جبین پیر چنید فرش
 چنان از نهادش آمد خروش
 در آن جذب و جوش فرمود بر
 سپرم بتو مایه خویش را
 ز بار امانت سبکدوش شد
 مرا کرد رخصت سو خانقاه

نیم

نظرات قادریہ و

نقشبندیہ و چشتیہ

سمرات کی نسبت

کا ذکر

مقدم و ذرات بارہ

ذکر نسبت احضار قادریہ و نقشبندیہ

مراہر گہے بود سیر و
 بے آب آتش در سیم
 بہر زوم غم نا کو کو
 بزرگان در اشک با ستم
 کہ تر سدا ز ان آسمان زمین
 بچھو پ بجان سپرندان
 بود در دل قادری شعلہ ز
 نماید با جلوتہ کوہ طور
 کہ سوز دل آسمان از شرق
 کران تنگ گے و دین ہن

بہل شب روزا شعی عشر
 ز روی ہوا خاک کا جیم
 زمانے نیا سوم از ستم
 گہی وضعہ قادری رفتے
 بے دیرے شعلہ آتشین
 ز روزا زل کوہ لرزانا
 ہمان آتش عشق محبوب
 ہمان نور ہمراہ باشد بگور
 نماید گہے آن تجسلی بر
 نماید چنان تنگ محبوب

ہو اسکے ہر وقت خاک کا جیم
 بہر زوم غم نا کو کو
 بزرگان در اشک با ستم
 کہ تر سدا ز ان آسمان زمین
 بچھو پ بجان سپرندان
 بود در دل قادری شعلہ ز
 نماید با جلوتہ کوہ طور
 کہ سوز دل آسمان از شرق
 کران تنگ گے و دین ہن

۴۴

بہر زوم غم نا کو کو
 بزرگان در اشک با ستم
 کہ تر سدا ز ان آسمان زمین
 بچھو پ بجان سپرندان
 بود در دل قادری شعلہ ز
 نماید با جلوتہ کوہ طور
 کہ سوز دل آسمان از شرق
 کران تنگ گے و دین ہن

بہر زوم غم نا کو کو
 بزرگان در اشک با ستم
 کہ تر سدا ز ان آسمان زمین
 بچھو پ بجان سپرندان
 بود در دل قادری شعلہ ز
 نماید با جلوتہ کوہ طور
 کہ سوز دل آسمان از شرق
 کران تنگ گے و دین ہن

10

کبھی نکاحین اندر باغ
چرخِ حیات کی گھاٹی
توئی کیا یہ میسر نہ ہو
آواز سے آواز سرور
گنگی سہم ایہ پابا آتی
ایکے وقت فرسکے چلنے کے
نوجوان ہوتی تو کون کے
ظاہر ہے

گهی بودم اندر ریاضین شست
 بس از خم چشت و نوش کرد
 که آن صوت سرغ نماند کن
 دمه در گنای نه در دپ
 ز نقاره گوید که بودم در
 گهی رفتم آن در گه ارجمند
 فرو رستم اندر سیاط عدم
 نباشد در انجایان و مکان
 نه نار و نه نور و نه آب هوا
 در انجا بود پاک بیرنگ نور

ز یازگم پاکسار با حشمت
دلم صوت سرمد می گویند
بیرون آید از پرده ارغون
شد از تار تنبور ترکان پد
شدم در بون مبدع گویند
ز یازگم پیسر و نقشیند
که آنجا بود هیچ کیف نکم
نه کوه و شجر انجمن آسمان
نه جسم و نه رنگ و نه صوت
که گویند آنرا مقام خنود

ذکر خواب بادران طریقت و لداریان

کہ وہاں کی کچھ خرو اور نہ ورن
ہیں ہر دمان زمانہ اور نہ
ملکان بہ انہیں پہلکار اور نہ
اور سنار اور آسمان نہ
نہ آگ نہ نہ روشنی ہے نہ
پانی نہ وہاں ہے نہ بدن
ہے نہ رنگ ہے نہ آواز نہ
راگ ہے نہ
وہاں صاف سرنگ و شہ
نہاں کو

دلداری علیخان
کبار اور طریقت
ذکر خواب

نمبر

غازی پوری کا
اور لوٹا فقیر کا
طرف وطن کا

ایک مریدوں میں سے تھیں
بزرگ سے پیروی کرتے تھے
شاہ عبدالغنی غازی پوری

دلاڑی خان تھا غازی پوری کا
ساتھی بہادر دوستی اور رنج
ادھارے میں

جب خاک ہو توں کھڑے
پیر زمانہ سے ہوتی ہے
دلاڑی خان کی آنکھ کا
اوس سے آنکھ دلاڑی خان
کی ہوتی دور دیکھنے والی
کہ دیکھتے تھے آسمان اور اڑتے
بزرگ کو

غازی پوری رجوع فقیر طرف وطن

ہمان حضرت شاہ عبدالعلیم
رفیقم بدلداری و غمخوری
شدہ سرمہ چشم دلاڑی خان
کہ میدید افلاک عرش برین
بسے ذرہ خاک شد آفتاب
بسے ماہ گردید و انجم کثیر
کنون بہت و شنج از آسمان
سر روزن خانہ حسرت
کہ دل آلود برین پیش دست
برو شد عیان کار و بار جہان

یکے از مریدان سپہ کریم
کہ دلاڑی خان رجوع غازی پوری
چو از خاک تعلین پیر زمان
از ان چشم دلاڑی شد دوین
ز نور دل پیر عالی جتنا
ز اشراق آن مہر مایہ نیر
از ان خطہ خاک ہندوستان
غرض نیم شب خاموشیت
نظر بر سر شیشہ دل گشت
از ان دید حال زمین آسمان

آدھنی سے ہمارے
عالی خاں کے دل سے
بہت ذرہ خاکی ہو آفتاب
چلک سے ادون روشن
سو چون کے بہت چاند
بہت آدھنی ستارے
اوس کیبک لڑکے خاک ہندوستان
اب جو روشن زیادہ آسمان سے

غرض بہت کہ آدھنی
دلاڑی خان مراقبہ میں بیٹھا
دروازہ حاس کے مکان
کا بند کیا
نظر اپنی دل کے آئینہ پر
کر دل شکنی آلود برین سے
اوس سے دیکھا حال زمین
و آسمان کا اور سمجھا
ظاہر کار و بار عالم کا

تفصیل

جس کو دیکھنے سے سکناس آئے
 واپس نہ آئے اور اسے
 کہہ کر ہی جلا ہوا
 کہ وہی سکناس میں جلا ہوا
 کہ وہی سکناس میں جلا ہوا
 کہ وہی سکناس میں جلا ہوا

چو از دین ملک دل با گشت	از ان دید با من سخن با گشت
کہ ہجران تو آتش افروختہ	بسے خرمین اندر وطن فروختہ
بسوز دل از دو دیر شد داغ	جگر با گل لاله سان داغ داغ
بیاد تو خون رون شد ہر رون	کز ان چشم خال تو شد لاله گون
سر پاک با خاک آلودہ گشت	ز سجدہ زمین و جبین سودہ گشت
جبین بر زمین است و چشم پر آب	کہ بند ترادر وطن از استہ آب
شد از جذب اہل وطن سیرین	ز غری سفر سو شرقی وطن
شدم در وطن مردمان تا خند	عزیزان بسے انجمن ساند

کہ اس سے رخ رنگ
 کی ہوئی سرخ رنگ
 اور کجا پاک سرخاک
 کجا کہ زمین ازین
 سے جبری کہ دیکھتے
 وطن میں جلدی
 کشتن سے وطن سے
 کون سے جہاں میرا

۵۱

تفصیل کے سفر سے طرف
 یوں کہ وطن میں
 دو طرف سے عزیزوں سے
 بہت مجلس آراستہ کیا

ذکر سفر قیام فقیر شہر پور بہتہ ری	
پاس کے رفیق سفر	کہ رنج سفر کرد گنج خضر
برواز دل کوہ بالا بختا	کہ گرد و دہمان دو دایر بہا

ذکر سفر اور کھڑنے
 کا فقیر کے شہر پور
 میں پوچھ بپاری سے

بھاتا ہے دل سے بہا
 کہ وہی بھاپ پڑ کہ ہوتا
 دی دھواں بہا کی
 کہ وہی بھاپ پڑ کہ ہوتا
 کہ وہی بھاپ پڑ کہ ہوتا

سفت او کی ذات قیوم
 بزرگ که کرم او سگای
 دین آسمان پر هستی
 کلین من به که کرم او
 به ملک است ای زنده
 به پانی به پانی
 ای بر ملک و پانی
 تر که

رسد بر زمین زنده گردد شجر که گردد زمین بر فلک خنده که فضلش بود و صفات قیوم خداوند حاجت روا بر عرض بیستان شود خون مبدل شیر بود شیرستان ن جوشن بیستان ن جوش دریا شیر بود موجزن ردل او یا که بانبده دارد خداوندین بوی تا نگوید خداوندین بود در بدن روح اخلا که بود آن هوا یک آب بشر	بیالاهمان ایر گرد مطر فروز و چیان رنگ گل چین بود آن خداوند فضل عظیم کند فضل بے علت بر عوین ز فرمان او بهر طفل صغیر دم حاجت کوک بے سخن بخندان بود بهر طفل صغیر که دریا بود و عطا سے خدا کجا روح آن مهر دارد تن خنبد سر مو سر پا من که جنبد تن از جنبش روح شد اندر دل من هوا سفر
---	---

سفت او کی ذات قیوم
 بزرگ که کرم او سگای
 دین آسمان پر هستی
 کلین من به که کرم او
 به ملک است ای زنده
 به پانی به پانی
 ای بر ملک و پانی
 تر که

۴۵
 جنبد سر مو سر پا من
 که جنبد تن از جنبش روح
 شد اندر دل من هوا سفر
 که بانبده دارد خداوندین
 بوی تا نگوید خداوندین
 بود در بدن روح اخلا
 که بود آن هوا یک آب بشر

جنبد سر مو سر پا من
 که جنبد تن از جنبش روح
 شد اندر دل من هوا سفر
 که بانبده دارد خداوندین
 بوی تا نگوید خداوندین
 بود در بدن روح اخلا
 که بود آن هوا یک آب بشر

[illegible]

چنان آن هوا آتش دل می
ز سوز نفس در هوا شد شرار
فزون میبدم بود شوق سحر
بشهر جوینور گشت علیل

کزان شعلها در چکر کشید
 برون شد ز باطن سیکون قرار
 که تادر جو نپور کردم گذر
 در انجا نهادیم خست خلیل

ذکر مولانا سید علی حسینی و کمال در ایشان

شنیدم که درویش عالمقام
 مبارک بود نام درویش
 بجائس وطن و ایاب دشت
 برای خدا از وطن شد بید
 لب گوتی معبد کیرا
 پس آن سید شاه آل رسول

شهر جوپور دار قیام
امیر علی شاہ روشن ضمیر
خدا را گرفت ہمہ الذا
جوپور رادر ولایت گنبد
بود مسجد استجاب الہا
دران مسجد پاک دار دوزخ

وہاں کھڑے رہا۔
جانشانی اور کمال
اور ہون کی

۱۰۰
فردیوں کے لئے ہے اور یہ ہے
فردیوں کے لئے ہے اور یہ ہے



تبارک سے نام
 حضرت امیر علیہ
 روشن دل
 قصبہ جالس میں وطن
 خدا کو یاد اور سب کو چھوڑا
 واسطے خدا کے وطن
 سے ہوا اور جو چہ نور
 کو اپنی ولایت قبول کیا
 کے کلمہ سے

کہ لکھنؤ میں
 اوس مسجد پاک میں
 حضرت سید امیر علی شاہ
 عبادت گاہ خدا کی ہے
 کو پائی ولایت قبول کیا

چشم

نزد آنکه کسی که در آن
بسیار است و در آن

بسیار است و در آن
بسیار است و در آن

بسیار است و در آن
بسیار است و در آن

بسیار است و در آن
بسیار است و در آن

سرا از انوی پاک بالانو
مرادید و خندید و دست پا
نشست و گفت آن شبهه پاکال
مخور غم ترا اگر چه پنج دیلات
فقیر کی دار چنین ستیگر
ز غمم بسر شد زمان فر
نیاید که شود یار من
که دارم امانات پیران خویش
کسی اچو لائق نپنداشتم
درین کار خاموش بودم
که او سید پاک درویش
بود نام او کابل او سیکام

بیدار من چشمه بار کشود
بلطف و کرم شد مرا و دیگر
که موت هست صلا لا و صلا
که بر دست تو دست شیر خدا
زنج و بلا آن نمیر و غیر
شدم پیر لیکن ز کرم مرید
بدوش محبت کشد بار من
ز جود و عطا بزرگان خویش
سو حکمت حق نظر دهم
که حکم خدا گوش کردم
پیش تو آید جو آید
بد نعمت خویش اورا تمام

بسیار است و در آن
بسیار است و در آن
بسیار است و در آن
بسیار است و در آن

بسیار است و در آن
بسیار است و در آن
بسیار است و در آن
بسیار است و در آن

بسیار است و در آن
بسیار است و در آن
بسیار است و در آن
بسیار است و در آن

بسیار است و در آن
بسیار است و در آن
بسیار است و در آن
بسیار است و در آن

بسیار است و در آن
بسیار است و در آن
بسیار است و در آن
بسیار است و در آن

رحلت او غمگینی
 حکم غیبی سے اور
 امیر علیشاہ کا فریاد
 ذکر عطا کرنا خرقہ و مولانا
 از سب انتظار میں گذرا وہ
 بن دن ہوا یہ راستان میں
 حکیم نرسینا میں
 ترجمہ

مر اور خیال تو سرور گشت
 شب روز در انتظار گذشت

ذکر عطا مستر مولانا علیشاہ
 بفقیہ حکم غیبی رحلت ایشان

کہ نعمت کلام میر بہا الفقیر ہماں خرقہ و شجرہ نقشبند کہ حکم سیوم فرض شد فقیر بمن خرقہ و شجرہ خویش داد کلاہ مدینہ کہ دارد بر بہ بخشہ مراکان بسے نادر شتاب از سر خود کشید آن کلاہ	بیای امیر جوان نرزد مبارک بود افسر ارجمند بگیری جوان خرقہ گمنہ پیر گفت بشوق تمام ایستاد بدل شد دہان شہ باخبر و گر سچو مکہ دارد پست چو راز دل من بدانست شاہ
--	--

آواز امیر جوان پاس
 امیر جو روزہ پر فقیر پوچھا
 مبارک ہو تاج پیرا پوچھا
 ہی خرقہ و شجرہ نقشبند
 کہ اسے جوان خرقہ و شجرہ
 پوچھے گا کہ
 کہ حکم غیبی سے اور

کہتا اور پوچھتا شوق سے
 کہتا ہوا چھوٹا خوشتر
 اور شجرہ انبا دیا
 اور شجرہ دل میں جو کہ ہے
 میر سے دل میں جو کہ ہے
 وہ شاہ خبر دار
 تاج مدینہ کا جو کشا ہے
 اور ایک تاج
 کہتا ہے ماخوذ بین
 کہتا ہے کہ وہ تاج
 دیکھو کہ وہ تاج
 کہتا ہے کہ وہ تاج

جانا بادشاہ نے
 کہتا ہے کہ وہ تاج
 کہتا ہے کہ وہ تاج



۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مجلس عمومی جوانی
کتابخانه کتابخانه

اور اس کا نسب

سری کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

<p>ز دوست گرم بر سر من نهان بداد آن کتابیکه در فقر بود ز کار عطا چون فراغت نمود مرا شد فراق شبه با کمال</p>	<p>مرا سیح قلمه در دست داد که ناشن می گفت بشیر الشهد و عابهر من کرد و خدایت همان سید پاک باشد صال</p>
--	--

ذکر مقبره مولانا امیر علی شاه و
 فیض مزار ایشان و ادراکات
 متلبی و روحی و سیری

<p> بود قریه طیب پزند و چو شد جان پاکش زوشن در آن موضع رحمت کردگار تراگر بود شوق بهر کشتی </p>	<p> کنار چون پور بازید و روان سوئدیل غرضین تن سید پاک را شد نرا از القاء الهام کشف و شهید </p>
---	---

کھوئے حال فخر و شرف
خظرو اور آواز غنی اور
داست کھوئے دل کی
بجھو اگر کو فخر و شرف
پاک بدن کا ہوا رند ہو
حالی ہے پیسہ
اوس مقام میں جو فخر و شرف
بالا کے
روانہ

دست در دست طریقه فاخته کارگاه
 طریقه کارگاه در دست فاخته
 شاه درون دل سیه حضرت امیر علی
 شاه درون دل سیه حضرت امیر علی
 شاه درون دل سیه حضرت امیر علی
 شاه درون دل سیه حضرت امیر علی

<p> امیر علی شاه روشنفیه نشینی بنوعیکه گویم دست درود طریقت بخوانی سیه زبانی با هسته بار دست درود طریقت تو سیه بار خوان نشین بعد ازین از ادب با سر خرب پشت سر شری دل شاه بادل مفتاب کنی که دوری هر روز خاطر رود که گردید آن هر روز اتصال نماید ترا زود یادیر گاه که رو یا قلبی مثالی بود </p>	<p> روی بر فرا شهر پاک پیر با ستاده تو فاخته خوان ز من صورت فاخته یادیر بخوان سوره فاخته راست پس اخلاص به با خوان بعد از آن تو ایش عطا کن باطل قبول نشینی بگو شب نیک خیال دگر دور از دل کنی چنان هر دو دل را خشنود دل هر دو باشد چنان خیال رسد بر تو آن تو را در آگاه ترا علم تبلیغی حالی شود </p>
---	---

چشم سوره فاخته فاخته خوان
 چشم سوره فاخته فاخته خوان
 چشم سوره فاخته فاخته خوان
 چشم سوره فاخته فاخته خوان

۵۸

این تو باس فر شاه ملک
 این تو باس فر شاه ملک
 این تو باس فر شاه ملک
 این تو باس فر شاه ملک

این تو باس فر شاه ملک
 این تو باس فر شاه ملک
 این تو باس فر شاه ملک
 این تو باس فر شاه ملک

اینها بود و کوی ساق
 درخت خار دار و کھل
 زهر داره اور بس خار
 نمودی اور نشه واسه
 ناپاک اور نشه واسه
 ادریسی اور پودا
 سب هادو اور تصویر
 پودا پانی کھاری اور ناک
 دھوان دلی سب

بود هر که باکود کان زمان شجر خار دار و شتر زهرار نجس مسکه و چرک بد بو هوا بود آب شور آتش دود و آ ولی را بود صورت کو سپید کیوتر چو قمری دگر مثل آن چو از شیشه صاف بینی منکا بود آن مکان قالبی آن در آغوش آرد چو زنبور ز خشکی توجهم کند کشف چو دهد پنهان قاز بر کو مسار در انجا بے برف بار و بار	شود صورت خرم بیان بگیان همه جانور نمودی و حیفه خوا همه سحر و تصویر و تخسار با همه صورت کفر کافر شما چو ماهی بود عارف از حید بود صورت ذکر بهری عیان که باشد قنادیل و شن در آن همه نور ذکر است و شن در آن کند کر مکس مرده ایچو خوش ز بیضه شود بچه آید بر آن که باشد بکشمیر و دیگر دیا ازان قاز آید بهند و بیان
---	---

صورت مثالی کفر در کافر
 کی شمار که
 و کاکا و صورت بکری کاکا
 پچلی کی صورت بکری کاکا
 پچلی کی صورت بکری کاکا
 کیوتر قمری دگر مثل آن
 چو از شیشه صاف بینی منکا
 بود آن مکان قالبی آن
 در آغوش آرد چو زنبور
 ز خشکی توجهم کند کشف چو
 دهد پنهان قاز بر کو مسار
 در انجا بے برف بار و بار

اینها بود و کوی ساق
 درخت خار دار و کھل
 زهر داره اور بس خار
 نمودی اور نشه واسه
 ناپاک اور نشه واسه
 ادریسی اور پودا
 سب هادو اور تصویر
 پودا پانی کھاری اور ناک
 دھوان دلی سب

١٢

نہ جیو

اون انڈون پر قازخیل
کے خلی نوٹ ہے وہ پیکر
جانی پر قازخان نندون
کے اٹھتے ہیں وہاں سے
کوٹھے اور مکان و حصار
و باغ اور برتن
سین پانی اور شہاد و دروازے
اور کھانچے

بران بیضا قازدار و خیال
 رود قاز آنجا ز هندوستان
 سریر و مکان ز حور و قصور
 ز آب لال ز شهد و ز شیر
 ز شتر و ز اسب ز فلان با
 گل و برگ شاخ و و درخت و ثمر
 مهر و مهر و افلاک انجم کثیر
 از اینجا بود در جهان بر زمین
 برویای یوسف علیه السلام
 همه صورت انجم و ماه و مهر
 گر از نور تسلی ترقی شود
 بنجواب انجی بنی همان گرشود

چو از برف خالی شود آن چال
ز برفه برون بجه بنید در آن
ز نه هر ظرف و ذریاع و طوی
شراب کباب غذا کشید
ز اخگر چراغ و دگر شعلها
ز مسک ز عنبر نسیم
بود صورت ذکر و ذکر فقیر
همه حلقه ذکر حسد برین
پدر مادر و هم برادر تمام
بسوزمین آوند از سپهر
ترا نوبت دید روحی رسد
تو دانی که رویا روحی بود

[illegible]

41

چاند سوچ و آسمان دریا
دگر کی دگر کرینا لے پھرتی ہے
نہیں پر یہ شب جلد تو گر کا
کب ہو سکے

کے ہر باب میں ایک اور نیا موضوع ہے
انقلاب کے یہ طوفان ترقی و تہذیب کا
کھلنے والا ہے۔ اس کے آسمانی نور سے
الگ ہو کر انسان کو فخر و غرور
نہیں رہتا بلکہ وہ اپنے آپ کو
فقر و محنت کی ذلت میں دیکھتا ہے۔
ظاہر ہے کہ یہ انقلاب جو دنیا
میں درجہ اول ہے۔

حضرت مولانا کا نام
 مولانا کا نام
 مولانا کا نام

۱۰۰

وقت ایک پیر میں کیا ہے
میں کوئی چیز تمام

43

۱۱
کہ ہوا رفیق زیادہ کہ غیوالا
دوست خدا کا پشتر چو پند
میں حضرت گلزار شاہ
حقی مسیحی جمعہ کی چو نور سیک
ہوئی آسنے سے حضرت
گلزار شاہ کے روشن پہ
جب گیا میں

[illegible]

یہ مبینی تجلی شانِ عظیم
کہ آزا ہے دید موسیٰ کلیم

و اگر خست گلزار شاه کشته‌ی
و حرارت همت عطا ی خرقه
و ایشان فقیر

بشهر جوینور گردم قیام
که شد رنگ انفرادی اله
کلان مسجد جامع جوینور
چو رفعم دران مسجد بنظیر
مودب نشستم دران بزرگانه
همی بیم از رو دید درست

تاجہ
 پاشا ہون میں نری جنت
 سداو سپر بنا کہ بن
 جی نرس مانتہ ہون بن
 جان سے
 کہا اور کھڑا ہوا اور ناکا
 چھٹا اپنے پاک سر سے
 بگڑی اپنی
 کرم کے مانتہ سے ہر سر
 سر پہ باندھا صاحب غلکہ خرد
 انکار یا اور بیٹھا

کہ منج بہا تو بجا تم بجان
 کشید از سر پاک ستار خوش
 مرا خرقة خویش داد نوشت
 کرا مرور من نیز با تو شدم
 در سینہ آتشین برکشود
 سوی سینہا مریدان گذشت
 ہی شد بیرون چون شرار آت
 جہید و دید و فساد و تپید
 مگر سینہ کورہ ناردشت
 کہ شد جلوہ افروز بر کٹو
 چو موسیٰ بسے جلوہ طو
 بسے دکن دکن صوت کوٹو

ہی خواہم از حبت تو چھپان
 بگفت با استاد و آدمیش
 بدست کرم بر سر من بست
 میں گفت از رو کطف و کم
 بسوی مریدان توجہ نمود
 دے کاندان سینہ گرم داشت
 دم از کورہ سینہ نابا
 چو در سینہ ہر مرید رسید
 بگفتن یہاں نام گلزار داشت
 ولی نار او از تجلی نور
 بسوی کسے کو دی دمید
 شد از حرق شوق اندازان

کہ کج سے میں جی پیر سا
 دیدنی طوت توجہ کیا د
 دروازہ سینہ آتشین کا
 تو دم کہ سینہ گرم میں
 طرف مریدان کہ سینہ توجہ

۶۴

دم چھپان سے سنگ برسانو
 کہ چاہا ناخا بہر شغل جان
 آثار کے
 سینہ میں جس سے چو
 کو داو در اور اور
 کہ چھپان سے سنگ برسانو
 کہ چھپان سے سنگ برسانو
 کہ چھپان سے سنگ برسانو

کہ چھپان سے سنگ برسانو
 کہ چھپان سے سنگ برسانو
 کہ چھپان سے سنگ برسانو

در کتب معتبره حضرت
 حکیم شاه ابو یوسف
 اوس کا پتہ
 ملک اودھ میں جلد بیست
 لکھ پانچ سو و بیس
 لکھ پانچ سو و بیس

ذکر تہذیب حضرت گلزار شاہ فیضانِ ان

بود قریہ روشن پرست کہ مشہور از نام شنی بود از آن خاک آن سر فلک کہ گیری ز گرمی گلزار خان بر آن وضع پاک حاضری نشینی بنوعیکہ گفت دست نماید تر از و دیار گاہ رنگ و ریشہ تو شود نار نار شود صوت عمل خون روا نیز کانون بیت بر آید حروش	بملک اودھ تزد جلد بیست بس آن قریہ پاک نامی بود در آن مولد و مرقد پاک شد شود در دل تو تمنای آن بدرگاہ والا کشنی روی با ستادہ تو فاتحہ خوان بخت رسد بر تو آن ز و گرمی شاہ دماغ و جگر دل شود پر زار شود مغر تو خشک استخوان شود در دل گرم چون دیک جوش
---	--

در کتب معتبره حضرت
 حکیم شاه ابو یوسف
 اوس کا پتہ
 ملک اودھ میں جلد بیست
 لکھ پانچ سو و بیس
 لکھ پانچ سو و بیس

اودھ میں جلد بیست
 لکھ پانچ سو و بیس
 لکھ پانچ سو و بیس
 لکھ پانچ سو و بیس
 لکھ پانچ سو و بیس
 لکھ پانچ سو و بیس



جسٹس
 اہل کی سے الٹو تک آواز پرست
 مثل آواز پانی و بدلی
 برستے واسطے
 ماقول پتے و وہ سب آواز ایک
 مثل آواز گفت پآ آواز
 بانسری سے
 اہل کی سے آواز دیکھی مثل بکھونک
 صورت کی ہو لگا جسم اور
 جان و بہان بھر اشارہ سے
 ہو لگا جسم اور عا
 ہو لگا جسم اور عا

چو آواز باران را بر مطهر
چو بانگ جرس یا بودی تغییر
شود جسم جهان جهان پر شو
شود جسم جهان جهان در خلا
در این قلب روح تو گرد فنا
که این قوت نور ستری بود
بودشان از ذات او گویا
نماند مگر پاک ذات خدا
زبان از بیان و قلم از رسم
ز جای که اردو کیست و کس
کز این لفظ و معنی کند شرح آن
که خواند که داند چه گوید مرا

شود از سر پا صدای کثیر
شود پس بکے آن صدای کثیر
شود گاه صوت هم تفصیل
شود و شدت شور و شوق
شود و نفس تو گم در غلا
مگر نور عقل تو بانی بود
که سری بود و نشان خدا
چو آن نور عقل تو گم و فنا
از بخت باشد از درک عاجز
چه گوید کسی که بود در عالم
ندارد کلام و نه لفظ و نه نشان
اگر کلمه چند گویم و لا

عزلی میسلمان میں ہے اور تری فداست کم
دل و جان تری ہوئی خواہ
مگر تری حق کی روشنی بانی
پیشگی کو کہ عطا فرستی

५५

۱۶
 گشتی می کرد بی بی خانم
 به خانان گلستانه
 کبک بهار
 حبیب و غنی بی بی
 بزرگ فضا
 و آب خدای
 یک سوار داشت
 از کجاست سوار داشت
 به دربار
 و دیگر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نجم

بدر حضور پر نور و فیضان آن
و ربانیت و همت صورت مشالیه امر

ذکر مزار حضور پر نور و فیضان آن
و ربانیت و همت صورت مشالیه امر

لے را کہ در قلب ہمت
زہمت بمنزل رساند ترا
طبیعی کہ آن و شناسد مزاج
کے را کہ اور اک رویت ہو
چنان کہ بمنزل رساند ترا
روی گر تعلیم او نیک راہ
چو خواہی کہ این دو حاصل شود
روی در سواد جہانگیر باد

لیکن اور اک رویت ہو
ولیکن ندانند کہ رفتی کجا
مرض آئند کو مناسب علاج
مگر در دل او ہمت ہو
مگر راہ باطن نماید ترا
بمنزل رسی و دیار گاہ
ترا رویت ہمت حاصل شود
کشاہد در دل بر آید ترا

لیکن در وقت اور در وقت
وقت نہ ہو
وقت نہ ہو
لیکن نہیں ہی ہو
لیکن نہیں ہی ہو

بیماری کا کہ ایک مناسب علاج
جس کو کہ در وقت اور در وقت
وقت نہ ہو
وقت نہ ہو
لیکن نہیں ہی ہو
لیکن نہیں ہی ہو

اصل ہوتی ہے کہ ہمت
اصل ہوتی ہے کہ ہمت
اصل ہوتی ہے کہ ہمت
اصل ہوتی ہے کہ ہمت

5

کما پیش رو کرد تو فانی بود در دست
 دودن پانوسه با دودن
 عسک العیام
 تیر بزرگ
 دوی پسر شاه
 درگاه بن حسن

همان سید شاه عبدالعلیم
بهر کار سوار ادب ہوئیں
بہ نہجیکہ گفتم ترا از نخست
ز گور شہ پاک نزدیک دود
تو جہہ کنی بزل خویشتن
رسد بر توفیق دل پاک شاہ
بسے آتش شوق سر بر کشد
از ان حالت وجد گردد ترا
رو دہوش از تو بر آید خروش
و گر قوت در کز رویت بود
را خفی خفی نفس چند تمام
نخستین نماید چو نور چراغ

رسی چون پد رگاه پیر کرم
ز پایا برون هر دو پا پوش
با ستاده تو فاتحه خوان دست
نشینی دران با او جوضو
بر بندی در پنج حس بدن
شود از دلت دل شاه راه
از ان فیض جوش محبت شود
شود در تو فرط سرور و نشاط
ترا جوش رقت بایزد بهوش
از ان در درون تو عمت بود
ز قلبی و روحی و ستری مقاب
ازین شش بود هر کرا صبا

ساتھ حضور یمن پہنچے شہزادہ
کے قریب ایک ہو یا دور
بنی کا قریب یا دور
سویں تیر سے دل سے شہزادہ کے
دل تک پہنچا دیا
فیض پاک

[illegible][illegible]

در کتب معتبره

در کتب معتبره
در کتب معتبره
در کتب معتبره

در کتب معتبره
در کتب معتبره
در کتب معتبره

از آن که ترقی نماید ظهور
کشاید و سینه تو چنان
دل و گرده و شش سپرز و جگر
هوا آتش هم در آب خاک
شود دست پا و سر از تن جدا
شود نور ذکر همه در بدن
همه جزو اعضا و توفه و او
همه پیکر تو که ظاهر شود
تن تو شود صاف چون آسمان
در وقت شود انجم ماه و مهر
همه آنچه گنجد درون تو آن
پیرینی همه حال خویش و دیگر

شود هر یک همچو قندیل نور
که بینی همه عضوها را عیان
همه معده و زهر و مغز
همه از کورت شده ضایع
بود هر یک آن بیکر خدا
چو قندیل و شعل و شعله
شود در بدن پیکر میثما
ز هر یک جدا گانه واکر
شود نور ذکر تو انجم در آن
زمان مکان جهان و شهر
نگین گه در زمین آسمان
بلا و مرض و دشمنی صو

در کتب معتبره
در کتب معتبره
در کتب معتبره

در کتب معتبره
در کتب معتبره
در کتب معتبره

در کتب معتبره
در کتب معتبره
در کتب معتبره

۳۲

۱۔ سب کو بہت یاد رکھو
 ۲۔ سب کو یاد رکھو
 ۳۔ سب کو یاد رکھو
 ۴۔ سب کو یاد رکھو
 ۵۔ سب کو یاد رکھو
 ۶۔ سب کو یاد رکھو
 ۷۔ سب کو یاد رکھو
 ۸۔ سب کو یاد رکھو
 ۹۔ سب کو یاد رکھو
 ۱۰۔ سب کو یاد رکھو

یکے گرا زین چار گرد و دفتون
مثالش بود صوت جانور
ز خون سرخ بینی ز قلبی نگا
همه ایسے یاد دار لے سپر
دران ناخن و شاخ و دندان
بآن صورت در و منسود
که آزار چپک و راید پیش
و بای تب لرزه را یاد گیر
که باغولیش دروز آکانت
یا کانت جنگی و بای سپاه
مثالش بود دزد و مال و مکار
معرض ایدن غلبه بین کند

ز سوز او بغم ز صفر او خون
از ان خلط اگر دو مرض بشهر
ز بغم سپید و ز سوز اسياه
ز صفر او و زرد آن جانو
به بیمار گردد و عارض شود
اگر گنج باشد در ان پر بو
بدان کثرت سرخ ز بوش
اگر گاو و جاموش باشد کثیر
بشهر هم بود صورت زرد
بود لکه سرخ و زرد و سیا
مرض خلط و قالب ترش
اگر زرد و ال از نکانه بر

۴۰۰
 بیک کیمت یاد که او ز نوبت
 بیمار که اگر در دوا نماند
 او را بجا و زمین نماند
 سنگ و دانت هو گاه
 اگر او را بیمار می بین
 هو گاه او را بیمار می بین
 او را در دوا نماند
 او را در دوا نماند

جان کنش سنی خورشیدی
چو بیاوردی
آنکه
کسیلی و بیس بوزاده
چاره خوار و پاوی
بارده
آدمی و نای
کراپه ساهه
تصا
نوی
نوی

[illegible]

نیم ج

سویخته خاکی با شست
سویخته خاکی با شست

از دهنش نوبان پیران

سویخته خاکی با شست
سویخته خاکی با شست

پیری آریه جوی پیری

سویخته خاکی با شست
سویخته خاکی با شست

سویخته خاکی با شست
سویخته خاکی با شست

شود از زمان و ندان بد
اگر مرده پیش تو آید بدان
مرض گر بود پر ز بیم پاک

کس از زمره تورود در سفر
که آید کس از سفر میهمان
مثالش بود پر ز خطر هولنا

ذکر دفع بیماری

همی ختم اندر مکان قدیم
قدش در نظره و رخ می نمود
بدل گفتم این مرض بود
مراد او از کامی می گفتم
چو بیدار شدم من از هم
شنیدم که شب را شنیدم
چنان درو که دیدم اسهال

در این دیدم استاد مردم
در زبانی فریاد مردم
بماند کجا و چها می خورد
خورم پانده سیر گندم
پس از بستر خویش بر ختم
نمی از پستار شد بیدار
که دشوار شد زندگانی و

و کجا بیماری کا دور
کجا بیماری کا دور
طعام می خورد
سویخته خاکی با شست
سویخته خاکی با شست

۱۰

قداد سکا نظرم در سگ
لباس در دست می پاشد
دکتر که می پاشد
رشته می پاشد
کجا بیماری کا دور
کجا بیماری کا دور

سویخته خاکی با شست
سویخته خاکی با شست
سویخته خاکی با شست
سویخته خاکی با شست
سویخته خاکی با شست
سویخته خاکی با شست

ہونا بذرِ یخ و قیامی کے
 و کربیماری کا دور
 ہوسنے خوش پرواہ
 بلے و کلاوی بیماری کے رو
 لایا وہ گھون اور صدقہ و بیا
 کیہوں لاوہ
 کما سے بیزار و جاو پندار
 غناو کے شوہر ساکی
 خرچہ

من از شوہرش گفتم ای بقیار
 برو پانزدہ سیر گندم بیا
 بیاورد آن گندم صدقہ داد
 برو بلا بے دوا گشت شاد

ذکر دفع بیماری و دفع قیامی

یکے از عزیزان من بخت
 بے مدتے بود بیمار سخت
 پسے مدتے شد و او دعا
 و لیکن شد سچگو نہ شفا
 پئے فدایہ مردم درومند
 طلب کردہ شد پیش او گویند
 چو بردن آن گویند از درون
 پئے فوج از خانہ من برون
 سگ تیر دندان بزرگ سیاہ
 پس گویند آن وان شد برا
 چو شد فوج آن گویند ہمین
 از حلقش فرو رفت خون برین
 سگ آن تازہ خون میشد رنگ
 زبان و دہان کرد نزدیک
 از ان پس ندیدم کجا رفت آن
 شد اندر زمین یا سو آسمان

۹
 از نیک بخت بہ بہت
 بہت دمت تک بیمار تھا
 دوا و دعا و گزینہ پوی
 کسب طریقت صحت
 واسطے قربانی آدمی بیمار

طلب کیگی گئے اوس جان
 سگے بکری پے
 جب گو گئے گئے اوس کجی
 کو اندر سے واسطے بزم
 کشتے کے پیر گئے گئے
 قاتل نیرات و الاسیہ و گئے
 چھ بکر جا سکے وہ لمانہ ہوا

راہ سے
 بہت بوی فوج وہ بکری
 اوسے خلق سے بچ گیا
 چون زمین پر
 اوسے نہ خون نہ کھانا
 اوسے بچ گیا
 کہان گیا وہ گزینہ پوی
 اوسے بعد زمین کھانا
 بن باطرت آسمان کے

نصفه

استیلاست بجا بیاورد
وقت والا چه کار کند

بکشد و در خون ببارد
بدر بیماری کجا بیاورد

بکشد و در خون ببارد
بدر بیماری کجا بیاورد

بکشد و در خون ببارد
بدر بیماری کجا بیاورد

بکشد و در خون ببارد
بدر بیماری کجا بیاورد

از آن وقت بیمار شد تند

صبح و قوی گشت چالاک

ذکر دفع بلا و بیماری از بیمه کانی

کنون می نویسیم از دعا
تن و دل کنی طاهر و بعد از آن
بخوان سوره فاتحه هفت بار
نشینی و مالی تو دست یمن
ز همت بدانی که بر یک ششم
رسد در بدن پر تو هر ماه
چوباری کنی و نه بینی اثر
سیوم بار باشی تو امین
ز در و دل و سینه و پا و سر

که باشد همه درد و بارادوا
درو و طریقت تو سه بار خوان
سه بار آن در و طریقت گزاف
بخت بفرش بلوچ فزین
ز بیمار آزار و درد و الم
گزیرد الم همچو آب و سیاه
کنی این عمل آدو بار کرد
که رنجور شد باشفا همکنا
کمر کرده و شش سپرز و جگر

کی دوا
بیل و دل که است و پاک
درو و طریقت کاه تو تن با شش و پا
چون سه سوره فاتحه سات بار
نقش بار و درد و طریقت کاه

اگر که
بچه آید و دل تو نماند و از این
بخت بفرش کاه پاک

معه

بیمار است بجان که یکیش تو
بیماری و درد و

بیماری و درد و
سوز و پا چاه کاه
بیماری و درد و

بیماری و درد و
سوز و پا چاه کاه
بیماری و درد و

دو بار آورد
بیماری و درد و
سوز و پا چاه کاه
بیماری و درد و

ترجمہ
 گردن و کل و ننگ و واغ
 زبان و کاندھ و کاندھ
 دیت و بیٹ و کاندھ و کاندھ
 نعلاری سے مرد و مرد
 سے غارت سے مرد و مرد
 سے باہر اور اندر سے مرد
 جو اوپر وچاڑا ہو اور کاندھ
 ہو یا ہمت یا گرہ و مارا
 ہو یا جلا ہو یا ہر ایک
 بک ایسے بیمار درد و
 اس عمل کافی سے محتاج یا نہ

زبان کا دم دندان شکم پشت و زرد و برون و درون بدن فتادہ زودہ سوختہ ہر کسے ازین حرز کافی شفا یافتند	گلو کلاہ و منی چشم و گوش ز آزار مرد و ز آلام زن دریدہ بریدہ گزیدہ بے ہمہ انجینین بے عدد درند
--	---

ذکر دفع زہر مار گزیدہ بذریعہ حرز کافی

دران بود مار بدستش گزید بخاطر پریشان یاس و ہراس بدنام کہ باشد بمیلے بعید بمن گفت آن برب خشک آہ اثر کرد زہر و شد آن بتقریر حوالی آن مردمان درخروش	مرید بکار سے بیاور سید عزیز دوان آمد و جو اس بجائیکہ بودم ز جای مرید ہی آمدم لیک بودم براہ کہ مرد جوان اگر دیدست ما شود گاہ یہوش و گاہی ہوش
---	--

ذکر دور ہونا زہر مار
 کے کاسے ہوش کا
 بذریعہ حرز کافی

ایک بیک کلام کے لطیف
 پر ہونا خواہ اس جہت میں

تمام اکابر سائب اور
 کا تختہ میں کاٹا اور
 ایک عزیز و درو آریا پر
 دے پریشان ناامیدی
 دے کے ساتھ
 جس جگہ کہ خاتین جگہ
 لڑکے کا جانا ہوں میں
 کہ ہوگی ایک میل دور
 آنا خاتین کہیں خاتین
 آہ میں مجھ سے کہا اس
 عزیز نے خشک خط پر لکھے آہ
 کہ اس مرد جوان کو کاٹا
 سانپ نے زہر کیا زہر
 تو ابھی ہوش میں اور
 سہمی ہوش میں نہ ہو سکے
 کہ ابھی بیک گاہ شہر میں

نہ

ذکر زندہ ہونا

ادہ کا بد زور

حز کا فک

شہر جو بین مشہور است

نام سے اٹالہ کے ایک

مسجد

مائی پائی فیروز شاہ کی

ایک متاع و دریدہ

ایک اویس کے زمین پر گیا

ایک بہت بھاری ہتھیر

اویس کے اوس نزدیکی

حسوت کہ گرام اوس

بہت بھاری

بہت بھاری

بہت بھاری

ذکر زندہ شہر بد زور

ز نام اٹالہ بود مسجد
 برافراختہ تاعہ سنہ
 زبالا آن بزمین افشا
 بیفتاد ناگہ زبالا بران
 زبیرین گردہ نامہ درون
 بہر دوسر پادین گشت سر
 دویدند گریان پریشان حال
 باہ و فغان ارگہ بستند
 بگفت این حکایت آہ و فغان
 زبالا کسی بیفتاد و

بشہر جون پوز نامی ہے
 ز تعمیر شاہان فیروز
 یکے بود مرد و رہند و نژاد
 گرانبار شہتیر چونی کلان
 دے کان بیفتاد و شہر
 ز تن طائر روح پڑا ز کرد
 پدرا دوش بگراہل و عیال
 سو لاشہ با حیف نگرستند
 سر سیمہ ہمارا آرد و ان
 کہ و حوتال جانز اب مسجد پد

بہت بھاری

بجھوانا نہ ہوگی
 بجز بربانی
 بجز مسیحی کے
 بجز اسی کے کہ گواہی
 اوستا خلاصہ و دوسری
 بجز حنیفانہ کا
 بجز حنیفانہ کا

میں ہوا جو میں نے
 میں ہوا جو میں نے
 میں ہوا جو میں نے
 میں ہوا جو میں نے
 میں ہوا جو میں نے
 میں ہوا جو میں نے
 میں ہوا جو میں نے
 میں ہوا جو میں نے
 میں ہوا جو میں نے
 میں ہوا جو میں نے

۱۳۴۲
 دیکھا ہے کہ اگر اس پہلا
 دین سے مراد اس پہلا
 دین سے مراد اس پہلا
 دین سے مراد اس پہلا
 دین سے مراد اس پہلا
 دین سے مراد اس پہلا
 دین سے مراد اس پہلا
 دین سے مراد اس پہلا
 دین سے مراد اس پہلا
 دین سے مراد اس پہلا

مرا زین خبر شد پس اضطرار	سو مسجد پاک رقم کتاب
باین عزت شد اور اعلاج	ز چیر و گز نامش احتیاج
ز تاثیرش اول شش گز شد	دلش گرم شد پیش شش گز شد
و گریا چہنید و بہا کشاد	پیوم بار استاد و آواز داد
کہ از مذہب خود پشیمان شد	از ان در گذشت مسلمانی شد
شدم مرده و زنده گرستم	کز ان بن بردم ازین بنم
بدین مسلمان گزستم پناہ	کنون بزم گروم بگرد گناہ

و کہ حقیقت قلب علم قلبی و صورت
 مثالی و تبدیل صوت بیانیک توبہ

بود قلب تصویر نور لطیف	چو در آئینہ عکس جسم کشف
------------------------	-------------------------

بسم کشف کی صورت عکس ہوئی سپید
 لانا عکس آئینہ میں
 لانا تصویر روشنی باریک
 لانا عکس آئینہ میں
 لانا تصویر روشنی باریک
 لانا عکس آئینہ میں
 لانا تصویر روشنی باریک
 لانا عکس آئینہ میں
 لانا تصویر روشنی باریک
 لانا عکس آئینہ میں

در حق من سخن نماند که یک
 سر از دست تو در گنج غنای
 اگر طالب تو هست
 اس صحرای تو را نشانی
 این صحرای تو را بین جوی
 جانم که من جانی
 سر تو بینا را در دنیا
 سر تو بینا را در دنیا

منه

جانتے کہ یہ صورت خاص کی ہے
جانتے کہ یہ صورت خاص کی ہے
جانتے کہ یہ صورت خاص کی ہے
جانتے کہ یہ صورت خاص کی ہے

بداند کہ این صحت خاصیت
بداند کہ تصویر ساز چرا
چو بیند برو یا مثال دیگر
پس از حال غیبی شود راز او
اگر نیک بیند قدر دان شود
ببیند همه صورت حال خویش
ببیند اگر صورت خویش بد
کند توبه و باز آید براہ
مبدل شود صورتش مثل
مبادا کہ کو بمیرد بران
پیش خدا و حبیب خدا
چنان از پے توبه عادت کند

مراد تصور تصویر چیست
برو یا چراغی نماید مرا
بداند بدو نیک حال دیگر
نگوید یک پس از رازینہا
اگر بد بود پس خد زان کند
شناسد از انجملہ اعمال خویش
ز کردار بد زود توبہ کند
کہ تائب شد پاک چون بگنیا
شود نیک صورت بخواب خیال
بروز قیامت بخیزد بران
چہ رو بر نماید روز جزا
کہ توبہ کند پس عبادت کند

جانتے کہ یہ صورت خاص کی ہے
جانتے کہ یہ صورت خاص کی ہے
جانتے کہ یہ صورت خاص کی ہے
جانتے کہ یہ صورت خاص کی ہے

۶۹

بیکہ اگر صورت خاص بد
عمل بدست جلدی توبہ کر
کہ توبہ کرے و الا ہونا و پاک
شکل بدست توبہ کر
مثال جانی ہم صورت خاص
اوسا میں بدست توبہ کر
توبہ کرے و الا ہونا و پاک
شکل بدست توبہ کر

صورت بدست توبہ کر
صورت بدست توبہ کر
صورت بدست توبہ کر
صورت بدست توبہ کر

منہ جھک

بیکھجے تو کہ کوئی چوٹی
جلدی نہ کہ ہوتے چوٹی اور

صوت حکم حاکم کی جان
بیکھجے تو کہ کوئی چوٹی اور

صوت حکم حاکم کی جان
بیکھجے تو کہ کوئی چوٹی اور

چوینی گلوں رسد بیدنگ
بود صورت حکم حاکم بدان
ز سنگ و گلوں و ز شمشیر تیر
اگر بر سرش تاج زین نہیند
ہمہ نیوی جاہ رازن بدان
شود زن چنان لب و لبت جمال
ترا اگر کسے برگ تنبول داد
گراید سوار از ہوا ز روزنگ
بود خانہ خویش و مار عظیم
شوا ز شہوت نفس پر ہنگام

کہ باشند تو پ نہا فلفنگ
نوشته بود یا بود بر زبان
ہمہ صورت اعراضا یک
ز جاہ و امارت شود عین
از ان صورت جاہ گردید
بود جاہ را حسن و غر و جلال
شوی سرخ و در حصول
بیارد ہوا ابر و باران و
بدن خانہ و مار نفس نسیم
کہ در گوش خانہ تست مار

ذکر صوت مثالی آدمی از رور و میتابی

صوت حکم حاکم کی جان
بیکھجے تو کہ کوئی چوٹی اور

صوت حکم حاکم کی جان
بیکھجے تو کہ کوئی چوٹی اور

صوت حکم حاکم کی جان
بیکھجے تو کہ کوئی چوٹی اور

مثال آدمی کے پانچاں سے تو
 اور دوسرے دار و گار بنانے
 کہ جس میں نہ ایک گھوڑا
 جتنا کہ گاڑی گھوڑے کی ہو
 ان کا پانی
 مثال یہ کہ پانچو علم حال
 قلاب کے دوسے کہانوں کی
 ترجمہ

زرو یا گھویم مشی دیگر	کہ گرد و ترا علم حال بشر
چو گردون سپے بود کا نرا	یکے سپے افسر اس پران
برو یا بود آن مثال بشر	شناسی از انجملہ حال بشر
چو گردون ایا نور میکشد	چنان نفس بار بشر میکشد
چو گردون تن و نفس چو جانو	چو گردون سپے بیجان بشر
ولیکن اگر جانور بد بود	کند کجروی و دیگر جا برد
کند اسپان جانور بد است	رود جانور بر رہ رست
بود اسپان بدن قلب آن	کہ بر نفس انسان شود حکمران
بر نفس ابرہہ سقیم	بود آن ہ پاک دین قویم
کران نفس چو ن قلب عادت کند	مثال ملائک عبادت کند
و اسپان انچہ خدمت کند	سرا پا با امید اجرت کند
چنان قلب در دین محنت کند	یہیم و با امید جنت کند

اوس سب سے حال آدمی کا
 جیسا کہ گاڑی کو جانور
 کہ جس میں نہ ایک گھوڑا
 جتنا کہ گاڑی گھوڑے کی ہو
 ان کا پانی
 مثال یہ کہ پانچو علم حال
 قلاب کے دوسے کہانوں کی
 ترجمہ

کہ اس کا زبان جانور کو
 تاکہ چلے جانور سیدھی راہ
 کہ اس کا زبان بدن میں مثال
 کہ اس کے نفس پر
 کہ اس کے حکم کرنے والا
 کہ اس کے نفس کو سیدھی راہ
 کہ اس کے نفس کو سیدھی راہ
 کہ اس کے نفس کو سیدھی راہ

مثال یہ کہ پانچو علم حال
 قلاب کے دوسے کہانوں کی
 ترجمہ

5

تعجباً ہی کہوں مسکو میں بلکہ کہ
 کہ نہ رہا گاڑی کی عمارت
 میں ایک امیر
 کہ سب وہ آدمی
 کہ چاہتا تھا کہ ایک وطن میں سکون
 اسی طرح سے روح کے ادیب
 بلکہ میں کہ کہ رہی جو شوق
 اس وطن کے غلام
 وہ دنیا اور

برو احب چنانكه گويد اجير
 بود آن امير كه باشد بشير
 چنان روح بزل بود در بدن
 كه دارد وطن فوق عرش عظيم
 بگريد ياد وطن زار زار
 كند ياد نور حضور جمال
 در آيد بچوش بر آيد زهوش
 بنالد چو طبل ز سوز جگر
 بجهنم دهن پاك عرش برين
 بلكر آن امير كه باشد دران
 چو باشد بشوق وطن چو اس
 وگرا فسر گو بود اندران

ث باشد کجی در عماری امیر
 که خواهد رود در وطن ز سفر
 که باشد سراپا بشوق وطن
 بقرب حضور و دود کیم
 که گردون گردان و بقیار
 نشاء و سرور شرابصال
 که زبان ابر گردید آه و خروش
 که آمد کف حیف برگ شجر
 بلرز و جبال و مکان زمین
 بود آفسر بر سر اسبان
 ازو که شود کار امیدوار
 بود فوق آن سرش حکمران

سستی اور خوشی ملنے کی سبب ہے +
 رنج و غضب کی وجہ سے +
 لہذا سچا آدمی کو چاہیے کہ
 رنج و غضب کو اپنے دل کو خالی کر دے +
 عین خلوت و سکون میں رہے +
 غم و غصہ سے پرہیز کرے +
 کریمہ کی دولت میں رہے +
 پروردگار بخشنے والا ہوتا ہے +

44

انی ہو جو میں اور ہمارے انی ہو
سے کہ اوس سے یہاں دینی
ہو کہ وہ کہے کہ
گرمی سے کہ ہمارے کہ ہمارے
پہاڑ دھرتی کا
خشت کا

کلیفہا و ہمارے سرکاران زمین پر

کلمہ کرنے والا
بہنواری اور اس افریقہ کے
دوسرے ایک سردار جو
کیس بہنواری کلمہ ایسٹوڈ کلام
کے پریشان ہوئے اور
جس بہنواری شوقین بن وطن
آخر سر پر گائیڈان کے
کلامی میں

کتابوں کے نام

دینکای حق بیست اپنی بی

یہ اور عقل دانا ہے
ہوئی ہے

ادامہ کے سامان کوئی ہے

که هر مشکلی که در آید برایش
چنان عقل بر سر و حکم بود
چندین بار خود راه آسان کند

ذکر دیگر مثال آدمی بتجویز عقلی
و تسخیر نفس بدربعہ ذکر و طریقہ
ذکر و لطائف مقامات طریقیہ علمیه

دل و نفس باشد امیر و پیر
بود زیر فرمان او قوچ تن
همه لشکر شاه عاصی شو
گر نیزند شاه و وزیر و امیر
که گرد از آن نفس فرمان پذیر

بود عقل با روح شاه وزیر
همان نفس باشد و پیر
و پیر عساکر چو باغی شود
چو باغی شود یا گریز دیر
کنون آنچه گویم ترا یاد گیر

فکر دوسری مثال
آدمی کی بویز عقلی
اور لام کرنا نفس کی
بیزیرہ ویکے اور
طریقہ ذکر کا اور لطافت

امتیازات طریقت
علیہ السلام

مغنی عن عقل و روح بادشاہ
دل اور نفس و عواصم اور پر
نفس مہر و تہ و تہ و تہ و تہ
مغنی عن عقل و روح بادشاہ

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

از آن دم که اول لفظ

از آن دم که اول لفظ

از آن دم که اول لفظ

از آن دم که اول لفظ

رو چون داند درون بر ملا
زیر و نچون در آید درون
درون در دل هم هون
تو دل ز پستان لیر بدن
چو این ذکر نفسی کنی شسته
بجند دلت هم بجند چنان
پس انگه کنی جگر و جی چین
از آن پس بر ناف و جنبه
به بین وسطینه و محراب صد
از آن بعد در ناصیه سجده گاه
از آن بعد آئی تو در وسط
بین گماری بقالب نظر

از آن دم که اول لفظ الله را
از آن دم که اول لفظ هو را کن
رسد زان اثر در دل و در بدن
که مرشد مراد او اینجا نشان
از آن در دل تو شود حس
شود خیش آن چو ذکر زبان
بود ز پستان امین بین
به بین جان نفسی کنی کار
بود جاکستری عیان همچو بد
در انجام مقام خفی کن نگاه
بود جاک خفی ز دل کن نظر
بود آن تمامی بدن پس

جان که در کائنات نشان
ای صفت دل کائنات
جبهه که در کمال کمال
نست و اوست از کمال کمال
جبهه که در کمال کمال
نست و اوست از کمال کمال
جبهه که در کمال کمال
نست و اوست از کمال کمال

۵۵

بهر از آنکه تو مقام روحی بین
سبب به ده جاکستری
پستان که در کمال کمال
دکتر که در کمال کمال
پهلوی که در کمال کمال
نفسی که در کمال کمال
دکتر که در کمال کمال
پهلوی که در کمال کمال

از آن دم که اول لفظ

از آن دم که اول لفظ

نور سے کچھ دیر پہلے
میدان کے کسی ایک خیال پر
جب دیکھ لیتے تو جگہ گنتے
وہ ہوتے ہیں *
کہ ہو گیا خالی میدان ب
عالم شمس

ترتیب

ایک جگہ دین مقام شریف
 کے خیال رکھنا چاہیے
 کہ جو شخص اس مقام شریف
 میں آئے گا وہ اس کے
 رتبہ و تہمت کے برابر ہوگا
 اور اس کے نور خدا کا
 کو نور خدا کا ہے اور ایک
 ماروزہ خالق کو جسے
 تیری ذات میں آکر کی صفت
 کی دیکھ کر اس کا قدم
 تو آسمان پر
 دیکھ کر اس میں بیت العزت
 اندر بار اور اس کے قدم کی
 اس کا ہے جو چاہے تو مقام شریف

کنوت شب روز پر یاد آ	نگاہ دل خویش بایک گشت
بینی کہ شد حمد عالم از جلال	بہر جزو آنست نور سراج
چو شیشہ جهان جہلا از منہما	درون پر و نست نور خدا
کہ نور خدا نیست نور بسیط	بہر ذرہ خلق باشد محیط
بذات تو آید صفات ملک	ببینی بہ سیر قدم نہ فلک
ببینی دران بہت محو رہم	درون پر و نش بہ سیرت ہم
از انجاری در مقام حضور	کہ آن از خلا و ملاہست دو

ذکر نقصانی ریائی پیر یافتہ خلافت

منہ پا تو بے عارف اہر	کہ باشد درین آہ خوف و خطر
کے کوز بیت مسلسل بود	بکج خلافت مکمل بود
بظاہر بود از شریعت بکار	بباطن دل خویش دار و دیار

کہ وہ خلا و ملا سے بہ دور
 ذکر نقصانی ریافت
 کی بیشتر پیسہ بند
 پائے ہوتا خلافت
 نہ کہ پانچ بیچان
 راہ پر لیا اسے ذرا
 کہ پانچ اسے راہ میں
 کہ خطہ
 و غیر شریعت سے
 خلافت کے تاج سے
 ظاہر میں ہو شریعت سے کام
 میں اندر دل اپنا کو
 ہر بار کے ساتھ

محمّد

در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد سال ۱۲۸۰

در سلسله کتب صاویزه

در سلسله کتب فیض اوستا

که او هست مفتاح گنج عظیم
سلاسل یا و منتبه میشود
بامت خبر گیر با شبنمی
مرا بود چون غنغوان شباب
نه در دل مرا آرزوی فقیر
همه راز دل نیک پنداشتم
بزرگه مرا بود پس که من
بوقته شبانگاه در خواب دید
مراجعت بسیار شد بقرار
که شد جلوه گر شاه دلدل
بفرمود که مردم و افکار
که در دفتر خاص من شتر

در شهر علم رسول کریم
بهر یک از آن فیض اوستی
بود دستگیر سلاسل علی
دللم بود پس قهر روان کتاب
نکردم که به جستجو هر سپهر
مگر حبات علی ششم
ز طعنی نگهبان بی من
که گردید شور قیامت پد
بسی کرد از بهر من اضطراب
امیر عسکری صاحب الفقار
تو از بهر او غم مخور زینهار
نوشته نامش حکم قدر

در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد سال ۱۲۸۰
در سلسله کتب صاویزه
در سلسله کتب فیض اوستا
در روز پنجشنبه بیست و نه خرداد سال ۱۲۸۰
در سلسله کتب صاویزه
در سلسله کتب فیض اوستا

۸۹

یک بزرگوار افتخار نامه
که در کتب است نمایان او در بی
ایک وقت یک خواب من بکلی
که او شور قیامت کاظمی
محمّد تاجیک بیست و نه خرداد
بیت که میسر است و اسطر
که او از روشن که خوار دل
ایمرو با کمال و انظار

ایمرو با کمال و انظار
نویسند که در دفتر خاص من
نویسند که در دفتر خاص من
نویسند که در دفتر خاص من
نویسند که در دفتر خاص من

[illegible]

سرپادلی پور شد بنیاد
از ان شد مرا هم بپشتار
که شد جاده گر بر دروم پورت
کز اصغر ت فاصی سبب فر
نشانی ز قوج و بالی نما
بود غالب کل غالب علی
هنر بر خداوند شیر شکن
علیه الصلوة وعلیه السلام

بسا که از قوت هجوم و با
چو گردید می هوا نه بر باد
چو خشم شایگان دیدم کجا
تن پاک با خاک آلوده بود
امیر عرب چون علم در نشا
مقام ظهور بجانب علی
بهر کار باد و کار من
علی امام و امیر است

حضرت امیر عباس علیہ السلام
نشان قائم کیا ہے کہ
نشان دہائی خون کا گڑبڑ
حضرت علی سے ہے
سب سے پہلے سے ہے

94

فكر زيارت حضرت ابراهيم خليل الله عليه السلام
والسلام و خواب و در گرفتن حضرت ايشان

بود روح نور مجسمه گرد
و جسم نباشد مثالی صمد

ہر کام میں ہم مددگار بن جائیں
 خدا کا فضل نصیب ہر قوم و نسل
 حق تعالیٰ پیدا اور بربست
 کا ہے اور ہر ایک کو
 خدا کی اور سلام
 ہر حضرت کی بارگاہ

دکتر زید
طویل السکس اور
عذرا کی رحمت اور
سلام خواہ پین اور
اسکو پین لینیا او
شہر رحمت نور خالص گوشت
یہ جسم ہے اور نہ جسم
کی شالی صورت ہے ۱۱

در خلاص گوشت
نه چسبند و از زهر چسبند
کی شالی صورت به ۱۲

چشم

اس سب سے کہنا روح عینی ہو تا ہے
روح و حکم عینی ہو تا ہے
کہ یہ ایک ملک و ملک
کا حضرت خلیل اللہ
تقریباً کہ خواب کا حضرت
خلیل اللہ سے کہ ایک
جس کہ از تو کیا ہے مسجد
اون سب مسجدوں میں ایک بڑی
مسجد مالکی
ایک رات کو سوا اور صاف تکیا لکھ
خواب میں کہ ہون میں ادھی مسجد مالکی
آپے روشن کنوئال سجاد میں جگہ
نبی اور رسول اور خلیل خدا کے

از ان فیت روح عینی بود	چو نیکو بہمان حکم عینی بود
پس از خلّت کردگار جلیل	بود و الی ملک و جی خلیل
بتصدیق رویا خلیل کریم	ز بہر خدا کردن عظیم
چو تعمیر کردم مساجد بسے	از انہا اٹا کہ کلان مسجد
شبے خفتم و صاف دیدم خواب	کہ ہستم دران مسجد مستطاب
ز خود جلوہ گر شد دران جایگا	نبی و رسول و خلیل الہ
گرفت از کرم در بر خود مرا	گزان از سر فخر نازم بسا
شدم در دل خویش امیدار	کہ گرد گل از خار گلزار نا
پس از حاضر و غائب و جہم و رج	برویا روحی مرا شد فتوح
چہ گویم بتو رویت روح را	کہ دانی بود روح امر خدا
بہ بیداری و خواب در دو	ز فعل و عمل از دوا و غذا
نماید مرا آنچه آن میکشم	بخوردن دہد ہر چہ آن منجوم

یہاں کہ سب سے کہہ میں ٹھکوں
کہاں سے کہہ میں ٹھکوں
میں بہت
ہو این اپنے دل میں ایوار
کہ ہر پھل کا خوش و دل ہو گا
چو غائب حاضر و جہم و رج
خواب میں روح کی ٹھکان ہو گا
کیا کہوں میں تجھ سے دیکھنا روح کا
کیونکہ جانتا ہوں تیری وحی کا
بلکہ ہوسے میں دوا سے
کام میں فعل کرنے میں دوا سے
و غذا سے
دیکھائی ہے ٹھکانہ جو کہہ کرنا نہیں
کھانے کو کہہ دیتی ہے وہ
کھانا ہون میں

ترجمہ

ذکر زیارت حضرت

عیسیٰ روح القدس

و علیہ الصلوٰۃ والسلام

دوسرے خواب میں بھیجی ہو اظہار

کہ ہوا روشن کرینوالا روح القدس

ذکر زیارت حضرت عیسیٰ روح القدس و علیہ الصلوٰۃ والسلام

کہ شد جلوہ گر روح پروردگار
مجسم بروح منور صبح
تن پاک او بچو جرم تہم
درخشید بر من چو روح و ملک
مرا کرد تعلیم تبیج پاک
ہما نابود اسم اعظم ترا
بخوانی تو آزاد و صلبت با
تو این اسم را یافتی از کجا
رسید این ز پیغمبر تو مرا
شد اندر دل من سرور عظیم

بخواب گر شد مرا آشکار
ہمان حضرت پاک عیسیٰ صبح
بسیرت فرشتہ یفورت
چو مہر منیر از چہار ہم فلک
چو آمد از افلاک بر رو خاک
بفرمود اسمی کہ داد مرا
چو گرد دبیاض صبح آشکار
بگفتم کہ اے پاک روح خدا
بفرمود کای امت مصطفیٰ
شنیدم چو نام تو سول کریم

مجسم جسم بنا ہوا روح روشن
باطن میں فرشتہ اور ظاہر میں
بدن پاک او نکاحانہ کہ جسم کمال
مثل سورج روشن کرنے والا ایک
چرخ آسمان سے
چلکا مدار اور مثل روح اور فرشتہ
جیکو بار آورہ حضرت آسمان زمین پر

الحق ۹۱

مجلو کیا تعلیم کر کیا پاک
فرمایا کہ جو اسم کہ دیا ہے تجھ کو
وہی ہے اسم اعظم کہ ہے
جنگہ پیسیدی صبح کی ظاہر
تو چھوڑا سکودستیوں بار
کہا ہے کہ اے روح خدا
آپ نے پایا اس اسم کو کہاں ہے
فرمایا ہے کہ اوست مصطفیٰ
میں بچا ہے اسم پر ہے پیغمبر
میں سے مجھ کو
پوری میرے دل میں خوشی
شری

١٢

جہ جہ
 ہا کہیں بس گل دیش کیارات
 ورنہ کہہ برخصا ہون میں
 اس نام کو دوسویس بار پڑھا
 کہ جسوقت حضور میں پنج پڑھا
 عین خدا کے دادا صوفی
 خدا کے پاؤں پر کچل کھاتا
 ہاخصا ہون میں اس نام کو
 کئی بار پڑھا کہ جسوقت
 تعریف خدائی
 تھیں اس نام میں پڑھا

میں غریبوں
 حساب دیکھا جو کیا غنیمت
 فوجیوں کے لاکھ ہزار سے
 وقت ادا کے کر کے شکر مند
 بہو پنچا و حضور میں میر آسمان
 میرا اسم جیسا کہ اور شکر کیا ہے
 روح کے

که میخوانم این دو صلیب با
در آندم پاپی خدا سر نه
که هست اندران حمد پر دو گار
شش شصت یک شتر و شش
رسد در حضور من از آسمان
نزولش بود بهر ذاکر فتوح
دل تیره بسیار تابنده
بود مستلا در حضر یا سفر
در کمر و سیفی و سوزن
خود از کرده خویش گردیده
بیاید که پیرسند دارد از آن
ز بهر طهارت کند اهتمام

چهل سال گردید لیل و نهار
در چون بقرب خدا می رسم
همی خواهم این نام را چند بار
چو کردم حسابش درین روزگار
دم ذکر آن شعله سرشان
بود اسم جهم و بود شعله روح
ز تاثیر این مرده زنده شد
بهر یک دوا و دعا شد اثر
عداوت شکایت حد کنیه شتر
کنند هر که بزد اگر اسم پاک
مگر ذکر اسم همچنان
کند اجتناب از نجاست مدام

آرامش بخدا و دوستی با خدا و کائنات
اسکی تاثیر است ایک دوزخه بود
اور دل سیه است و روشن بود
هر یک دوا و دعای تاثیر هوشی بود
په عمار غائب با حاضر
دستی از کلا و در کینه او مری
اور عاده او سیغی در مری
اسم

در اصطلاح عبارت از آن است که در آن
 که به غیر از آنست که به غیر از آنست
 و در اصطلاح عبارت از آنست که در آن
 که به غیر از آنست که به غیر از آنست
 و در اصطلاح عبارت از آنست که در آن
 که به غیر از آنست که به غیر از آنست

نجمه

کربا پر از غداست عینیت
عالمی و ذکری و دقت پال و صاف
بهر است کربا پر از سحر
کربا واسطه خوشبو و خوشنزه

ذکر زیارت اعلیٰ حضرت

رسول محبوب صلی الله علیه و سلم کی ایک واقعہ
مین حالت بیدار مین

کند اجتناب از غذا و کشف	که باشد دم ذکر پاک و لطیف
زید و کند اجتناب شد	کند بهر خوشبوی جہد مزید

ذکر زیارت اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی الله علیه و سلم در واقعہ بحالت بیداری

سراہ میلاد شاہ شفیع	بتاریخ یکم نخستین ربیع
لباس کبود شب نیل فام	کشیدند از جسم عالم تمام
شدار صبح پر نور فرش مین	درخشید چون بام عرش برین
جهان سمیتن ماہر شد بشر	ز فرحت ہمہ یکدگر جلوہ گر
نسیم صباداد خوشبو باغ	کہ گردید عالم معطر دماغ
جہان گشت روشن دگر گشت	کہ رضوان در جنت برکشاد
دران صبحدم من آفتابم	فرود رفت جس برون در عدم
ہمہ شکر پنج حس درون	شدار خمیہ باطن سبر و نون

شروع بیداری حضرت شفاعت
کند واسطہ ک
تاریخ پہلی ربیع الاول کی
لباس سیاہ بنیاد رنگ کا
کھینچا عالم کے جسم سے تمام
ہوا صبح سے بھر نور کا زمین اڑی

الحاقہ ۹۲

چنگا شل جفت عرش برین گستا
جهان ہوا چاندی کا بدن و جان
کی صورت ہوا آدمی خوشی کو سب
آپس مین ہوتے روشتی کنیوٹا
کھانکا ہواست دبا خوشبو باغ کی
کہ ہوا عالم کا خوشبو دار و داغ
عالم ہوا روشن دل ہوا میرا خوش
گو کہ رضوان نے دروازہ بہشت

کاکھولا
آسو قوت صبح کو مین اٹھ
کرتے والا ہوا گیا حواس
تنبہ لک کر باخچا میں
پہلے سے کسکے باطنی خمیہ
سے باہر

ترجمہ

پادشاہ آسمان

جہاد خدا کا

دین کا جو اور

زمین کا جو اور

پادشاہ آسمان

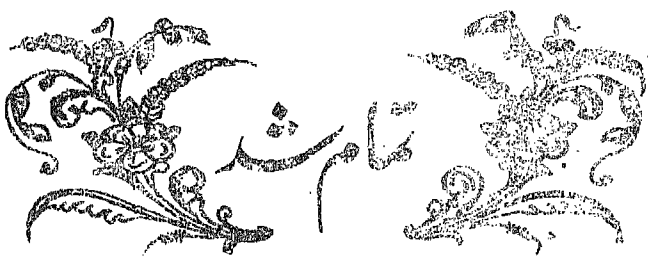
جہاد خدا کا

دین کا جو اور

زمین کا جو اور

کہ شد جلوه گر بزمین فلک
 چو نور خدا جلوه گر شد بفرش
 خدا ز مقدم سید المرسلین
 چو دیک پلاؤم عرفتم
 گرفت از انج رو قلیل
 پلاؤم عرفتم بیک کلان
 بران فاتح خاص خوانم
 صلوات و تحیت بحد عدد

شہنشاہ آسمان و زمین
 زمین آسمان فرشت گردید
 زمین و مکانم بہشت برین
 کہ شد نذر در پیش خیر الانام
 روان شد سو خوش بلیار
 ہمان روز بختم کہ دیدم چنان
 بنام محمد علیہ السلام
 براو باد و برآل اوتاب

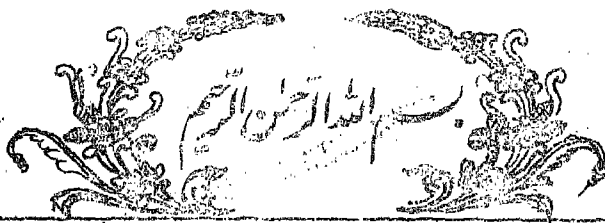


تمام شد

بہشت
 جب ایک دیک پلاؤم عرفتم
 کہ ہوئی نذر از حق حضرت
 خیر الانام
 بجا اور اس کلک پلاؤم عرفتم
 رفاہ ہوا عرف و عرف خدا

۹۳

پلاؤم عرفتم بیک کلان
 اوی دن یکا پلاؤم عرفتم
 و پلاؤم عرفتم بیک کلان
 اوی دن یکا پلاؤم عرفتم
 نام پر حضرت محمد مصطفی صلی
 اللہ علیہ وسلم
 درود و تحیات شمار کی حد تک



اس مثنوی شریف کے شروع میں جو اول مناجات ہے جس میں
 ننانوے نام اللہ تعالیٰ کو ہیں جو کوئی اس مناجات کو یاد
 کر لے گا قطعی جنتی ہو گا۔ اور اس مناجات میں اسمِ عظم
 بھی ہے جس کے ذریعے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ اور اس
 مثنوی شریف کی مناجات دوم جس میں ننانوے نام
 اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں
 اس مناجات کو جو کوئی یاد کر لے گا اور پڑھے گا تو وہ آتش
 دوزخ اور ہر قسم خوف اور عذاب محفوظ رہے گا۔ اور
 جس مکان میں یہ مناجات رہے گی ہر قسم کی برکت نازل ہو گی

اور بلات سے وہ مکان محفوظ رہیگا۔ چنانچہ تفسیر مجتہدی
 میں لکھا ہے کہ عرش میں تیس لاکھ پائے ہیں اور ایک
 پایہ سے دوسرے پایہ تک تیس لاکھ برس کی راہ ہے۔ باوجود
 اسکے عرش عظیم جب طیار ہوا تو ہیبت و جلال خدا سے کانپنا
 تھابت لکھا گیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو زیادہ ہوا مرزہ اوسکا
 تب لکھا گیا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صلعم اس نام کی برکت سے
 عرش عظیم کو تسکین ہوئی اور ساکن ہو گیا۔ اور جب دوزخ
 طیار ہوئی تو اونیس فرشتے دوزخ کے دربان مقرر ہوئے
 ہر ایک فرشتہ کی پٹانی پر آپ کا نام مبارک لکھا گیا۔ اوس نام
 کی برکت سے وہ فرشتے دوزخ میں آتے جاتے ہیں انپر
 کچھ اثر آگ کا نہیں ہوتا۔ اور تیسری مناجات بواسطہ انما
 انبیا علیہم السلام جنکے اسماء مبارک قرآن مجید میں مذکور ہیں اس
 تیسری مناجات میں ہر نبی کے نام سے جس قسم کے عذاب اور
 بلا سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ امید ہے کہ جب جسکا موقع آئے

اوس شعر کو اوسى کے حرفوں کی شمار سے پڑھے تو اوس
 بلا سے نجات پاویگا۔ چنانچہ اول شعر واسطے عفو گناہ اور
 صفائی کے لئے ہے۔ اور دوسرا شعر واسطے بلندی مرتبہ اور
 جنت کے لئے ہے۔ اور تیسرا شعر کشتی سے صحیح و سلامت
 پاراوترنے کے لئے ہے۔ اور چوتھا شعر ہوا کے طوفان سے
 بچنے کے واسطے اور پانچواں شعر گرج اور ٹپا اور فرشتہ
 کی آواز سخت سے پناہ کے لئے۔ اور چھٹا شعر آتش اور
 ہر قسم کے عذاب سے پناہ کیلئے۔ اور ساتواں شعر ہر قسم کے رنج
 اور بلا سے نجات کی واسطے ہے۔ اور آٹھواں شعر انقلاب
 زمین کے عذاب سے پناہ کیلئے ہے۔ اور نوواں شعر واسطے
 کثرت اولاد اور دوام اجر اسے طریقت کے۔ اور
 دسواں شعر واسطے حصول دیدار محبوب کے ہے۔ اور گیارہواں
 شعر واسطے خلاصی غم اور حصول غرت و حکومت کے ہے۔ اور
 بارھواں شعر واسطے حصول فصاحت اور خوش بیانی اور خوش آواری

کے ہے۔ اور تیرہواں شعر واسطے نجات تحت رنج و غم
 کے ہے اور چودھواں شعر واسطے حاصل ہونے قوت مہر
 کے رنج اور بلا کی حالت میں اور پندرہواں شعر واسطے حاصل
 ہونے روشنی قلبی کے ہے۔ اور سولہواں شعر واسطے حاصل
 ہونے قوت بازو کے ہے دشمن کے مقابلہ میں۔ اور
 سترہواں شعر واسطے باطل ہونے سحر اور قوت سحر اور خرابی
 جادو گر کے ہے اور اٹھارہواں شعر واسطے حاصل ہونے
 خوش آوازی اور الحان پسندیدہ کے ہے۔ اور انیسواں
 شعر واسطے دور کرنے ہر قسم کے آسیب شیطاں بن اور
 پری اور جملہ بلیات کیلئے ہے۔ اور بیسواں شعر واسطے
 آبادی وطن کے ہے۔ اور تیسواں شعر واسطے آبادی مسجد
 کے ہے۔ اور چوبیسواں شعر واسطے آبادی مکان کے ہے
 جماعت محفل میلاد شریف سے۔ اور پچیسواں شعر
 واسطے حاصل ہونے فرزند نیک اور لائق کے ہے۔ اور

چھبیسواں شعر واسطے بیقراری کے ہوا اللہ کے شوق اور
 محبت میں۔ اور ستائیسواں شعر واسطے حصول لطافت
 برنی کے ہر جسکے ذریعہ سے مثل روح کے ہر جگہ آسمان اور
 زمین پر آدمی جاسکتا ہے۔ اور اٹھائیسواں شعر اس واسطے ہو
 کہ جسم اور روح دونوں نورانی ہو کہ ہر جگہ نورانیوں کے
 ساتھ سیر آسانی کرے۔ اور ہر ایک نبی علیہ السلام کے حالات
 مختصر اور انکے نام کے ساتھ لکھے گئے تاکہ لوگ اس سے
 واقف ہو کر انکے نام کے ذریعہ سے اون بلا اور عذاب سے
 محفوظ رہیں جو انکے وقت میں آیا تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ جل شانہ نے پیدا کیا اور
 اپنے صفات جلال اور جمالی عطا فرمایا اور اپنا خلیفہ بنایا۔
 اور حکم ہوا تھا کہ اس خشکے نزدیک نہ جایو۔ گو کہ کہتے
 ہیں کہ تنہا وہ درخت گیر ہوں گا مگر شیطان کے پہکانے سے
 کھالیا تبہ ہمت سے چھتے زمین پر او تارے گئے مدد تک

روتے رہے آخر کو اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
کے ذریعہ سے گناہ اون کے معاف ہوئے اور وہ
صافی ہوئے۔

پھر حضرت اور پس علیہ السلام کو اللہ نے چوتھے آسمان
پر بلایا اور اسی آسمان پر روح او کی قبض ہوئی بعد ازاں
ایک فرشتہ کی دعا سے پھر زندہ ہوئے اور کہا کہ خدا نے
وعدہ کیا تھا کہ ہم پیدا کریں گے پھر ماریں گے پھر علاوہ گئے
بہشت میں لیجاویں گے سو یہ سب باتیں ہم پر گزر چکیں
اب ہم کو جنت میں جانا چاہئے۔ آپ کا کہنا خدا کی دیکھا
میں قبول ہوا آپ جنت میں پہلے گئے۔

حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کو خدا کی طرف بلاتے
تھے اور وہ قوم حضرت نوح علیہ السلام کی طرح کی انداد تھی
تجھیں ایک دن اس قدر مارا کہ بیہوش ہو گئے جب
ہوش میں آئے تو یہ دعا کی کہ اے خدا کافرون کو زمین

پر آباد مت چھوڑ تب حکم ہوا حضرت نوح علیہ السلام کو کہ تم کشتی
 بناؤ حضرت جسبیریل کی تعلیم سے چنانچہ کشتی طیار ہوئی
 جسکا طول ہزار گز اور عرض اسکا چار سو اسی گز تھا اب
 آپ کی قوم مسلمان اور اکثر چسپازین آپ نے کشتی میں رکھ لیا
 اور آ یا طوفان اور تمام دنیا میں پانی اسقدر بڑھا کہ پہاڑ
 کی چوٹی تک پہنچ گیا۔ سب کافر غرق ہو گئے اور کشتی
 آپ کی مع سواروں کے صحیح و سالم جہی پہاڑ پر اتر گئی۔
 سب لوگ پہاڑ پر اتر آئے پھر دنیا اونھیں سے آباد ہوئی
 حضرت ہود علیہ السلام کی قوم میں بڑے بڑے
 زور والے تھے کہ جسکا قدر چار سو گز لیا اور جو سب سے کمتر تھے انکا
 مذہب ستر گز لمبا تھا۔ اپنے زور کے غور سے حضرت ہود علیہ السلام
 کہنا نہ مانتے تھے ہود علیہ السلام کی دعا سے ایک آنڈھی
 ایسی آئی کہ جس سے انکے مکانات نکل پھٹ پھٹ گئے اور وہ
 سب کافر پہاڑ سے اونڈھے ہو کر گرے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر گئے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو خدا کی طرف
بلا یا تو ان کی قوم نے یہ بہرہ طلب کیا کہ اونٹنی اس
پتھر سے پیدا ہو اور اوس وقت بڑی ہو جائے اور بچہ جنے

اور دودھ بہت دے چنانچہ ویسا ہی ہوا حضرت صالح
علیہ السلام فرمایا اپنی قوم سے کہ تم لوگ اوسکو قلیف نہ دینا
مگر قوم نے نہین مانا اوسکو شہید کیا اور بچہ اوسکا بھاگ گئے
پہاڑ کے اندر گھس گیا تب حضرت صالح علیہ السلام کی دعا

۱۰۱
سے پہلے دن کافروں کے منہ سرخ ہوئے دوسرے دن
ہوئے اور تیسرے دن سیاہ ہوئے تب حضرت جبریل
نے ایک چنگھاڑ ماری کہ تمام مکانات اور پتھر اور پہاڑ اور
کافروں کی ہڈیاں تک ریزہ ریزہ ہو گئیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عداوت سے کافروں نے
بارہ کوس کے میدان میں ایک احاطہ خشتی طیار کیا جسکی
دیوار تنگ گز اوچی تھی اوس احاطہ میں تمام سے لکڑی منگوا کے

جمع کرایا اور اوس میں آگ لگا دیا جب تمام میدان لکڑی سے
 جلنے لگا تو ایک منجھنق جسکو ڈھیکل کہتے ہیں اوسکی
 رسی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باندھ کر آگ
 میں لٹکا دیا تو خدا نے ایک تخت بہشت سے بھیجا کہ اوپر
 حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹھے اور حکم بہشتی آیا
 اوسکو آپ نے پہنا اور آسمانوں کے دروازے
 کھول دئے گئے کہ دیکھو میرے خلیل کا حال پھر حضرت
 جبریل آئے اور اونھوں نے حضرت ابراہیم علیہ
 السلام سے کہا کہ اسوقت تمکو کچھ حاجت ہے حضرت نے فرمایا
 کہ تم سے میری کچھ حاجت نہیں ہے جس سے میری
 حاجت ہو وہ دیکھتا ہے پھر وہ تمام آگ پھلواری ہو گئی
 اور ہوائے سرد چلنے لگی آپ آرام تمام اوس میں سے
 باہر نکلے اور غمزدگی لڑکی مسلمان ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ
 السلام جو خواب دیکھتے تھے حکم خدا سمجھ کر ویسا ہی کرتے تھے۔

چنانچہ دیکھا اونھون نے اپنے بیٹے حضرت اسمعیل کو
 ذبح کرتے ہوئے پھر حضرت اسمعیل ؑ سے اس خواب
 کو ذکر کیا حضرت اسمعیل ؑ نے اوسکو قبول کیا جب
 حضرت ابراہیم ؑ نے چھری حضرت اسمعیل کے گلے
 پر چلایا تو خدا کی قدرت سے بجائے اسمعیل کے ذبح
 بہشتی ذبح ہو گیا اور حضرت اسمعیل ؑ اس قربانی
 کے ذریعہ سے بلائے عظیم سے بچ گئے اور اوسی زمانہ سے
 رسم قربانی اور مسلمانوں کی جاری ہے۔

۱۰۴

اور حضرت لوط ؑ کی ات کے کافروں نے سخت گناہ
 اختیار کیا کہ جو کام عورتوں سے لیا جاتا ہے وہ بجائے
 عورت کے مردوں سے لینے لگی تب حضرت لوط ؑ
 دعا کیا تو عذاب بھی ویسا ہی آیا کہ زمین بھی اولٹ گئی تب
 کافروں کے گھر بار اور سب مولیٰ اور کافر و بکر مر گئے۔
 اور حضرت اسحاق بنیمبر ؑ کے دو بیٹے ایک حضرت

یعقوبؑ دوسرے حضرت عیضؑ حضرت یعقوبؑ کو
 حضرت اسحاق علیہ السلام نے دعا دیا کہ تمہاری نسل
 میں کثرت سے پیغمبر پیدا ہوں گے۔ حضرت یعقوبؑ کا
 نام اسرائیل بھی تھا۔ اسرائیل کے معنی عبد کے ہیں اور
 نیل کے معنی اندر کے ہیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل وہ لوگ
 ہیں جو حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں ہیں۔ اوس میں
 بہت کثرت سے پیغمبر ہوئے ہیں اور حضرت عیضؑ
 کو دعا دیا تھا کہ تمہاری اولاد میں کثرت سے بادشاہ
 ہوں گے چنانچہ ان کی اولاد میں کثرت سے بادشاہ ہوتے
 آئے منجملہ ان کے ایک بیٹے کا نام روم تھا اور شہر
 روم کا اونچین کے نام سے آباد ہوا۔

حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے اون میں ایک
 حضرت یوسفؑ بہت خوبصورت تھے جنکو حضرت
 یعقوبؑ بہت چاہتے تھے اسوجہ سے ان کے اور

بھائی سب حضرت یوسف علیہ السلام سے عداوت رکھتے
 تھے چنانچہ جھیلہ شکار دوسرے بھائیوں نے حضرت
 یوسف ؑ کو جنگل میں لیا کر کوئین میں گرا دیا ایک سٹاگر
 اوس کوئین پر پانی بھرتے کو گیا اوس نے دیکھا آپ کو کوئین کے
 نکال کر مصر میں بیچا زلیخا عزیز مصر کی بی بی نے خرید کر لیا عزیز
 مصر جب مر گیا تو بیچے اوس کے حضرت یوسف ؑ یا شاہ ہوئے
 ادھر حضرت یعقوب ؑ حضرت یوسف ؑ کے فراق میں استقامت
 روتے رہے کہ آنکھوں سے معذور ہو گئے آخر کو حضرت یوسف
 نے اپنا پیراہن حضرت یعقوب ؑ کے پاس بھیج دیا اور اپنے
 پاس اپنی ماں باپ اور سب عزیزوں کو بلا لیا چنانچہ
 حضرت یعقوب ؑ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا پیرہن
 اپنی آنکھوں سے لگایا اونی آنکھوں میں بدستور نور آگیا
 پھر حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے جملہ زن و فرزند لیکر مصر
 میں حضرت یوسف ؑ کے پاس گئے اور ملاقات کیا اور خوش

ہوئے اور وہیں رہ گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام جب کوئین مین گرے
تو اونپر کوئی صدمہ نہیں ہوا اسوجہ سے کہ حضرت جبریل نے
حضرت یعقوب علی کی صورت بت کر کوئین مین گرنے نہیں
پانی کے اوپر ہی سے اپنی گودی مین لے لیا پھر جب کوئین سے
نکلے تو مصر مین پہونچے اور وہاں کے بادشاہ ہو گئے۔
حضرت شعیب علیہ السلام پیغمبر خوش بیان اور فصیح اللسان
تھے اسوجہ سے اعلیٰ حضرت پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ
والسلام اونکو پیغمبروں کا خطیب فرماتے تھے۔

حضرت یونس پیغمبر اپنی قوم کو خدا کی طرف بلاتے
تھے جب وہ نہ آئی تو اون کے واسطے بد دعا کیا اور کہا کہ
تین دن مین تملوگون پر عذاب آویگا۔ پھر کافروں نے جب
یہ سنا تو شہر کے باہر ب نکل گئے اور توبہ کیا اور بتوں کو
توڑ ڈالا تب خدا نے اونپر رحم کیا عذاب مٹل گیا تب کفار

سب ہنسنے لگے اور حضرت یونس ؑ نے اپنے جی میں کہا کہ
 ہم جھوٹے ہوئے شرم سے اپنی قوم کے بلا اجازت خداوندی
 شہر چھوڑ کر سیطرف چل نکلے اور دریائے کشتی پر سوار ہو
 اور کشتی موج میں ٹر گئی تب خدا اور سب لوگوں نے کہا کہ کوئی
 غلام اپنے آقا کی نافرمانی کر کے آیا ہے اویس کے سبب کشتی
 نہیں چلتی چنانچہ سب لوگوں کا اتفاق ہوا کہ وہ غلام ہی ہیں
 لہذا انکو دریائے کشتی میں ڈال دیا مچھلی نے انکو نگل لیا تب یہ دعا
 پڑھنے لگے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ
 الظَّالِمِينَ خدا نے اس دعا کو قبول کیا چالیس دن کے بعد خدا
 حکم سے مچھلی نے حضرت یونس ؑ کو دریا کے باہر رکھ دیا اور
 اللہ کے حکم سے کدو کا درخت ان کے پاس پھیلا اور اویس کے
 سایہ میں اویس کے بچے اور پھل کھایا اور ہرنی نے آ کے دو دو
 پلایا پھر دستور صحیح و توانا ہو گئے اور اپنی قوم کی ہدایت
 کے واسطے اپنے شہر میں گئے۔

حضرت ایوبؑ پیغمبر علیہ السلام کے پاس مال اور اسباب
 اور مویشی اور اولاد کثرت سے تھی اور حضرت بڑے عابد
 و زاہد و صابر تھے مگر ان کے اور شیاطین میں فتنہ ہو کہ مال و
 اسباب اور تندرستی کے سبب آپ کی عبادت اور صبر پر
 جو یہ نہ ہو گا تو یہ حالت ان کی عبادت اور صبر کی قائم
 نہ رہیگی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے امتحان کے لئے
 بلا نازل ہوئی پہلے شتر اور گھوڑے اور بھیڑ بکریاں
 اور دنبے مرنے لگے جب جب اس کی اطلاع ہوئی آپ کا
 صبر و یساہی مابعد اسکے اولاد اور آل او ان کی وہ بھی مری تب
 بھی اون کا صبر و یساہی مابعد اسکے بدن میں اون کے
 آبلے پڑ گئے اور وہ آبلے سب پک گئے اور اوس میں کیر
 پڑے ایک آبلے سے دو کیرے گر گئے تب آپ نے اون
 دونوں کیروں کو اٹھا کر اوس زخم میں رکھ دیا اور وہ سہ
 کاٹے تھے کہ آپ بیتاب ہو جاتے تھے مگر صبر کی حالت

وہی تھی۔ یہاں تک کہ عزیز واقربا سب چھوڑ کر کنارہ ہو گئے
 اور کوئی آپ کے پاس نہ رہا صرف ایک بی بی جنانم رحمہ
 وہ خدمت میں رہ گئیں وہ مزدوری کر کے کچھ لاتی تھیں
 تب آپ کو کھلاتی تھیں اسی تکلیف کے ساتھ اٹھارہ برس
 گزر گئے مگر صبر آپ کا ویسا ہی رہا ایک دن آپ نے دعا کیا
 کہ خداوند ا یوب کو اس بلا سے نجات دے تو حضرت جبریلؑ
 آئے اور کہا کہ اپنی ایڑی زمین پر رگڑو جو چشمہ جاری ہوا
 پانی سے نہالو۔ چنانچہ حضرت ایوبؑ نے ایڑی رگڑی
 چشمہ جاری ہوا اس میں نہایا تندرست اور توانا ہو گئے اور
 دوسری جگہ جا بیٹھے تھے اونکی بی بی جب آئیں تو اونھوں
 نے اون کو اس جگہ نہ پایا بے تاب ہو کر روتی اور پکارتی
 ہوئی وہاں تک پہنچیں جہاں حضرت ایوبؑ بیٹھے
 تھے حضرت ایوبؑ کو پہچانا نہیں مگر حضرت ایوبؑ نے اپنے
 پاس بلا کے بتایا تب بی بی صاحب بہت خوش ہوئیں اور

دونوں میان بی بی خوشی کے ساتھ اپنے گھر چلے گئے اور
 جو مال و اسباب اور مویشی و اولاد ضائع ہو گئیں تھیں
 سب بدستور باقی بلکہ اوس سے زائد ہو گئیں اور ملائکہ
 اور شیاطین میں صبر ایوب کا ہر حالت میں ثابت رہا۔
 حضرت موسیٰؑ پیغمبرؑ نے ایک قبیلے جو قوم سے فرعون
 کے تھا اور ظالم تھا اوسکو ایک گھوسا مارا کہ وہ مر گیا تب
 ایک شخص نے حضرت موسیٰؑ کو خبر دیا کہ فرعون تمکو مار ڈالے گا
 تم یہاں سے چلے جاؤ تو وہاں سے آپ شہر مدین میں تشریف
 لے گئے اور جا کر حضرت شعیبؑ کی لڑکی سے شادی کیا۔
 اور بی بی کو حمل رہا اور وہاں سے معہ بی بی اور لونڈی باندی
 کے حضرت موسیٰؑ علیہ السلام مصر کو چلے رہے تھے ایک میدان
 میں پہنچے وہاں رات ہو گئی وہیں ٹھہر گئے اور بی بی کو لڑکا
 ہونیکا درد شروع ہوا اوسوقت آندھی پانی اور سردی سخت ہوئی
 سب لوگ گھبرائے تب حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے چھان سے

سے آگ نکالنا چاہا تو وہ چٹھاق بولا کہ ہم کو خدا کا حکم نہیں
 کہ تم کو آگ دین تب حضرت نے چٹھاق کو پھینک دیا اور آگ
 کی تلاش میں چاروں طرف دیکھنے لگے تو طور کی جانب
 ایک روشنی کی طرف گئے جب وہاں پہنچے تو وہ روشنی
 آگ نہ تھی خدا کا نور تھا جو تمام میدان طوے میں بھیل گیا
 تو اس روشنی میں سے آواز آئی کہ اے موسے میں خدا ہوں
 یہ میدان مقدس طوے کا ہے جلدی جوتی اپنی اوتار تب
 حضرت نے جوتی اپنی اوتاری تب پھر آواز آئی کہ اے موسے
 تمہارے ہاتھ میں کیا ہے تب حضرت موسے علیہ السلام
 کہا کہ عصا ہے اسے ٹیک کر کھڑا ہوتا ہوں اور اس سے بکری
 ہانکتا ہوں اور کام بھی اس سے کرتا ہوں تب خدا نے فرمایا
 کہ چھوڑ دو اپنے ہاتھ سے عصا کو پس چھوڑ دیا حضرت موسیٰ
 نے عصا کو وہ عصا سانپ ہو کر دوڑنے لگا پھر حکم ہوا
 کہ نہ ڈرو پھر اپنے ہاتھ میں لے لو پھر وہ بدستور عصا ہو جایا
 گا

چنانچہ عصا کو ہاتھ میں لے لیا تو عصا ہو گیا بعد اوسکے پھر
 حکم ہوا کہ ہاتھ اپنا بغل میں لیجا کر نکال لے چنانچہ حضرت موسیٰ
 ہاتھ اپنا بغل میں لے گئے اور نکالا تو وہ ہاتھ روشن ہو گیا
 مثل آفتاب کے کہ جسکو یہ بیضا کہتے ہیں اور حکم ہوا کہ یہ دو
 معجزے ہنسنے لگے اور دیا ہے جاؤ فرعون نے بڑی طغیانی
 کر رکھی ہے اوسکو درست کرو جیسا اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
 دو معجزے عطا فرمایا ایک عصا دوسرا یہ بیضا تو حکم دیا کہ جاؤ
 فرعون نے بڑی سرکشی کیا ہے تم غالب رہو گے تب حضرت
 موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں اکیلا ہوں میرے بھائی
 ہارون کو بھی نبوت عطا کر کے میرے ساتھ کر دے چنانچہ
 اللہ نے حضرت ہارون کو نبی کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کی تقویت کے واسطے اونکے ساتھ کر دیا۔

۱۱۲

حضرت یسوع مسیح علیہ السلام جب نبی ہوئے اور اپنی قوم کو خدا کی طرف
 بلایا مگر کافروں نے کچھ خیال نہ کیا تب حضرت یسوع علیہ السلام

اوپر جہاد کر کے کئی شہر داخل کیا اور بہت کافروں کو مسلمان
 کیا تب قوم کفار نے جا کر بلعم باعور سے کہا کہ تم دعا کرو
 کہ حضرت یوشع کی شکست ہو اور ہماری فتح ہو چنانچہ
 اوسنے دعا کیا اوس دن حضرت یوشع عا کی لشکر نے
 شکست پائی تب حضرت یوشع عا نے سجدہ میں ہو کر دعا
 کیا اور وہ قبول ہوئی اور بلعم باعور سے وہ قوت سحر
 کی خدا نے چھین لیا پھر حضرت یوشع عا کی فتح ہوئی
 اور کافروں کی شکست ہوئی

۱۱۳

اور حضرت داؤد علیہ السلام بادشاہ اور پیغمبر ہوئے
 اور اللہ تعالیٰ نے الحان کا معجزہ عطا فرمایا تھا اور
 زبور کتاب آسمانی اوپر بھیجی پھر جب وہ زبور پڑھتے
 تھے تو نہر جاری ٹھہر جاتی تھی اور پرند و جانور وحشی
 سب اونکی آواز سن کر کھڑے ہو جاتے اور خدشت
 کے پتے زرد ہو جاتے اور پتھر موم ہو جاتا اور پہاڑ

حضرت سلیمان پیغمبر کی نبوت اور سلطنت ہفت
 اقلیم پر تھی اور تمام ملک زیر فرمان حضرت سلیمان کے
 تھے اور آپ کا تخت مرمر کا تھا اور چلتا تھا ایک مہینہ
 کی راہ دو پہر میں طے کرتے اور اس کے اوپر پرند جانور
 سایہ کے رہتے تھے اور حضرت کا مکان طول و عرض میں
 چھبیس کوس کا تھا جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے
 بناتھا اور جواہرات ہر قسم کے اوس میں جڑے تھے اور
 یہ سونا چاندی اور جواہرات جنات تمام دنیا سے لائے
 تھے اور دیو و پری سب چیز آپ کے تابع تھی اور تخت آپ کا
 ہاتھی دانت کا طول عرض میں تین کوس کا تھا اور
 اوس میں جواہرات جڑے تھے اور اوس درخت کے
 چارون کونے پر چار درخت چاندی کے تھے جسکی
 ڈالیاں سونے کی اور پتے اس کے زمر کے اور ہر

ڈالیوں پر طوطے و طاؤس بنا کے رکھے ہوئے تھے جس کے
 پیٹ میں مشک و عنبر بھرا تھا اور خوشے انگور کے یا قوت
 کے لگے تھے اور تخت کے نیچے ہزار کرسی چاندنی سونے
 کی رکھی تھی اور اوپر ہر قسم کے عمدہ لوگ انسان اور
 جنات بیٹھتے تھے اور تخت کے داہنے بائیں دو شیر
 زمرہ کے بنے رکھے تھے اور دو ستون یا قوت کے
 تھے جس پر دو کبوتر سونے کے رکھے تھے۔

۱۱۵

حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ نے نبوت عطا فرمایا
 وہ جب پیغمبر ہوئے تو دیکھا کہ بیت المقدس خراب ہو گیا
 ہے اور بنی اسرائیل سب ہلاک ہوئے ہیں اور شہر برباد
 ہو گیا ہے۔ تب آپ نے بہت افسوس کیا اور جی میں
 اس بات کی فکر کیا کہ یہ شہر بیت المقدس کیونکر آباد
 ہو گا اور اس کی آبادی کے لئے دعا کرنے لگے اوس وقت
 روح ان کی قبض ہوئی اور وفات پائی سو برس کے بعد

پھر خدا نے اونکو زندہ کیا اونھوں نے اوس شہر کو آیا و
 دیکھا اور خوش ہوئے اور سجدہ شکر کا ادا کیا اوس سو برس
 کے زمانہ میں جو کھانا پانی اونکا ظرف میں رکھا تھا ویسا ہی
 تروتازہ رہا اور جو اونکی سواری کا گدہا مر گیا تھا اور اونکی
 ہڈیاں گل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پڑی تھیں اللہ تعالیٰ
 نے اونھیں ہڈیوں کو درست کر کے گوشت پوست لگا کے
 زندہ طیار کر دیا تب حضرت عزیر علیہ السلام نے یہ قدرت خدا کی
 دیکھ کر کہا کہ یا اللہ تو سب بات پر قادر ہے۔

۱۱۶

حضرت زکریا علیہ السلام پیغمبر ہوئے تو اونکی کوئی
 اولاد نہ تھی اور وہ بوڑھے اور بی بی اونکی بانجھ تھیں تب
 اونھوں نے دعا کیا خدا کے حضور میں کہ ہمکو کوئی وارث
 اچھا عطا کر دعا حضرت کی قبول ہوئی پروردگار کا حکم ہوا
 کہ ہم تمکو خوشخبری دیتے ہیں ایک فرزند کی کہ جسکا نام جیسے
 ہو گا تب حضرت زکریا علیہ السلام عرض کیا خداوند امین بوڑھا ہوا

اور بی بی میری باخجہ ہے کیونکہ فرزند ہو گا تب حکم ہوا کہ ہماری
 قدرت سے یہ آسان ہے چنانچہ حضرت یحییٰ ع پیدا
 ہوئے اور جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے چاہا
 تھا ویسا ہی ہوئے اور اللہ نے ان کو پیغمبری بھی عطا فرمائی
 حضرت یحییٰ علیہ السلام پیغمبر ہوئے اور خدا کے شوق
 اور محبت میں اور عذاب کے خوف سے بہت روتے تھے ایک
 بیتاب ہو کر پہاڑ کی جانب چلے گئے اور سات دن تک اسی
 پہاڑ پر روتے رہے ان کی مان تلاش کرتی ہوئی پہاڑ گہن
 اور اونکو تسلی دیکر مکان پر لائیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ کے خدا کی مشر
 سے پیدا ہوئے تب لوگوں نے حضرت مریم سے پوچھا کہ یہ
 لڑکا کہاں سے لائی ہو تو حضرت مریم نے انگلی کے اشارہ سے
 کہا کہ اسی لڑکے سے پوچھو تب لوگوں نے کہا کہ یہ تو ابھی
 بچہ پیدا ہوا ہے کیا کہیگا تو اس حالت میں حضرت عیسیٰ ع

بولے کہ مجھ کو خدا نے پیدا کیا ہے اور مجھ کو کتاب عطا فرمایا ہے
 اور پیغمبری دیا ہے پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے
 ہوئے تو اپنی ماں کو لیکے بیت المقدس کی طرف چلے حضرت
 مریمؑ راہ میں بیمار ہوئیں ان کے واسطے گھاس کی جڑ لینے
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گئے کہ وہ صرف گھاس کی جڑ
 کھاتی تھیں اور حضرت مریمؑ کی وفات ہو گئی جنت سے
 کفن لیس کر حورین اور ملائکہ آئے اور ان کی چھینر و تکفین کر دیا
 پھر جب حضرت عیسیٰؑ آئے تو اپنی ماں کو نہ پایا تو میں بار
 پکارا تیسری ندائیں حضرت مریمؑ اول آسمان سے بولیں کہ
 میں پہلی ندائیں جنت اعلیٰ میں تھی اور دوسری ندائیں
 سدرۃ المنتہیٰ پر آئی اور تیسری پکار میں آسمان اول پر
 آکر جواب دیا اور کہا کہ میں فردوس اعلیٰ میں تھی کہ اوس
 سے بہتر اور عمدہ کوئی مقام نہیں ہے۔ خدا سب مسلمانوں کو
 نصیب کرے تب حضرت عیسیٰؑ آبادیدہ ہو کر بیت المقدس

کی طرف چلے گئے اور اپنی امت کو خدا کی راہ پر ہدایت کرنے لگے۔ یہودیوں کو عداوت ہوئی بارادہ ہلاک کرنے حضرت عیسیٰ کے جو ایک مکان میں تھے اوس مکان کو یہودیوں نے ہر شے سے گھیر لیا تب اللہ نے اوس مکان کی چھت شکاف نہ کر کے حضرت عیسیٰ کو چوتھے آسمان پر بلالیا۔

۱۱۹
اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اوس وقت پیدا ہوئے کہ جب سوا خدا کے کچھ نہ تھا۔ اللہ نے اعلیٰ حضرت صلعم کو اپنے نور ذاتی سے پیدا کیا اور آپ کے نور سے تمام ملائکہ اور ارواح انبیاء و مؤمنین اور عرش و کرسی اور لوح و قلم اور آسمان و زمین بنایا اور اپنے صفات عطا فرمایا اور آپ کا جسم مبارک مثل روح کے نور مجسم تھا اسیوجہ سے اوسکے سایہ نہ تھا اور اسی جسم سے شب معراج کا مکان بیت المقدس اور وائنے دریا ہوائی جسکو زمہرہ کہتے ہیں اور دریا آتشی جسکو کواہ نار کہتے ہیں اور ساتون

آسمان اور کرسی اور عرش طے فرماتے ہوئے لامکان
 بین قاب قوسین تک بلکہ اوس آگے اللہ جل شانہ
 کی ذاتی حضوری میں پہنچے اور اللہ جل شانہ کو دیکھا
 اور اوس سے باتیں آپ نے کیں اور وہاں سے آپ
 آکر اپنے مکان پر تشریف لائے۔ یہ معجزہ خاص دیدار
 کا جہانی آنکھ سے خاص اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو ہوا اور کسی نبی کو نہیں ہوا ہے۔ قیامت کے
 دن آپ کے ہر بال سے نور چمکے گا اور آپ کی امت کے
 ساتھ ہر بشر کے دو نور ہوگا اور جملہ انبیاء علیہم السلام
 کے ایک ایک نور ساتھ ہوگا یہ انوار دیکھ کر دوسرے
 انبیاء کی امت کہیں گی کہ کیا اس امت محمدی میں سب نبی ہیں

۱۲۰

ساقی نامہ قادری مع تقریظ جناب مولوی
محمد عبد الہادی صاحب لید پوری حنفی عبا سی
بر مشنوی منیر اعظم مع تاریخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>بیاساقی آن مایہ زندگی دلِ مینوارا نوا ہے بد بیک غم مست گردان چنان بذوقِ غمت شادمانی کف بیاساقی آن مے کہ حال آورد صراحیِ خموش است ہو ہو کند جہانِ جملہ سیچ بہت بگزار زد بساطِ خود از دار فانی نورد بیاساقی آن مے کہ از خود بڑ رباید غم و زردی رو مدام</p>	<p>کہ بے او مرا نیست پائندگی خرابِ جہان را صلائے بدہ کہ از ہستی من نباشد نشان جفا بسیم و کامرانی کھنم بطمے برقص و بقال آورد جگر خون شدہ ورد یا ہو کند بزی شادمان گرچہ بود و نہ بود توفانی نہ گرد فانی مگرد چو از خود روم من خود او پرورد ز جام بلورین مے لعل منام</p>
---	---

بے شد که غم عضو عضو شکست
 که از سوز دل نفس در آتش
 خرابم بکن تا که دانا شوم
 بخود گم کن لے جذیہ پران ما
 کلید در گنج سرور توئی
 توئی بادہ قادری در نہفت
 حریفان ازین جام کار آگہند
 بے تشنه ام خیز و ساغر بدہ
 صبحی بدہ تال سبحان رسم
 زہ بادہ کاورد ساقی مرا
 بریزد ترا بادہ مصنوعی
 دہد حرف حرفش ترانہ نش جان
 معاینش چون بادہ مست کند
 خیمہ ہمت ساقی با صفا
 منودہ مقامات کشف و شہود
 چراغے برا فروخت در شاہراہ
 سوے گنج اسرار چون پز فشر
 سراپردہ باغ رضوان کشاد
 زدریاے لاہوت عرش برین

زے سو میائی مرادہ چو ہست
 بزین آب ازان جام بڑ آتش
 شناساے اسرار علیا شوم
 توئی داروے درد پہنان ما
 پے درس اسرار ابجد توئی
 کہ مستت توان در اسرار سفت
 کہ در برہائے فروشی کنند
 چو دور پسین شد مکرر بدہ
 چو از خود بر فتم بجانان رسم
 کہ بکشد اسرار باقی مرا
 ہمہ لفظ و معنی این مثنوی
 بود لفظ لفظش مئے ارغوان
 سیست جام اکت کند
 کہ در جام کرد آب حیوان مرا
 بیاورد غیب جہان در وجود
 کہ سولیش کند کور باطن نگاہ
 کلیدش بدست جہانے سپرد
 باغوش عالم گل تازہ داد
 بیاورد این تازہ در تمین

چنان کرد تعبیر رویا عیان
چو خویش مرد یقینت کند
خوشا مشنوی بحر اسرار عشق
ز سیر سلوک طریق هدای
ز نفیض شود ظلمت قلب دو
چو در فکر تاریخ پردا ختم
که شد روشن از شمع عشق برین

که بکشد از پرده راز نهان
ترا صوفی صاف طینت کند
تجلی گر خاص الوار عشق
نماید ترا جاده مصطفی
بدل ریزد اثبات نور سرور
ز یافت خوشا نکته یافت
چراغ سما و چراغ زمین
سلاسله

تقریظ و پذیر از جناب مولوی محمد حسن صاحب
گور کعبوی کاتب مسوده این مشنوی شریف

شد این مشنوی ختم با آب تائب
عذیم المثال و فقید النظم
چراغ ره دین طریقت نما
کلید در گنج اسرار حقیقت
منه و زنده جاده نقشند
نهال گلستان فیض کشید

ز تصنیف مولای عالیجناب
وحید ز من پیر روشن ضمیر
پسندیده حضرت مرتضی
سر حلقه مردمان بهشت
بر آورنده حاجت مستمند
چراغ ره پاک پیران پیر

قوی بازوے شاہ عبد العیلم	بعلم و عمل زور دست کریم
بحکم و حیاط سرح انداختہ	بہر دور ع کار دین ساخته
ز انبار او خوشہ چین خاص عام	زمان و زمین را از وفیض تام
ولی خدا عالم بے مثال	سخی صاحب جود دریا نوال
قدم در طریقت نگہداشتہ	علم در شریعت برافراشتہ
نوشتہ مرا و را بسخط جلی	چو فرمود القنیف این مثنوی
بگو ششم رسید این جواب ال	شدم سرنگون بہر تاریخ سال

کہ محسن ز روے وفا یاد گیر

بود نام این نظم اعظم منیر

۱۳۱۱ھ

خاتمة الطبع - احمد تہذ والمثہ کہ مثنوی بنیظیر عہدہم برنا و پیر آیتہ دار
شاہد خلوتخانہ قدیم - مسکت بہ منیر اعظم کہ سالکان طریقت را رفیق جانبازا
وطالبان حقیقت را یار دلنواز - از افاضات بابرکات جناب معتمد القاب
محرم اسرار قدس - حریف نہایتخانہ انس - رحمت یزدانی - چرخ ربانی حضرت
مولانا شاہ محمد کامل صاحب نعمانی ولید پوری مظللہ العالی و عم فیوضہ السامی بسجی نام و
حسن استہام کارکنان یونین پریس الہیہ واقع بانگی پور بزبور طبع محل گذشتہ منظور این نظر گذرید

مطبع اینج - چوہڑہ - بانکی پور

اخبار الپنج : ہفتہ وار (کے)

کتاب الاثمار: - - - - - (عقود) مجموعہ ۲

مکاتھریس اور مسلمان - - - - - (۲) " ر

[illegible]

قانون لگان جدید مع ترجمہ: — — — (۸۸) —

قانون انکم ٹیکس: ————— (۱۰) ر.

قانون لوکل سلف گورنمنٹ ہنگالہ :- - - - (۳) = ۱۰

قانون وراثت :- (۲) " ۱۰

ایکٹ و ششم (یعنی قانون مطالبجات خفیفہ)

۱۴۸۱ (یعنی قانون عدالت دیوانی صوبجات بنگالہ و اوڈھاسام) (۱۳۸۱) ۱۴۸۱

قانون ایصال مطالبات سرکاری اشکال ایکٹ بمبئی ۱۹۴۷ء :- (۱) = ۱۰

رسالہ کاشف الاسرار (شرح حضرات خمس) :- (۶) = ۱۰

فآرم رسید زمینداری: - - - - - (۲) فیجی کیدی)

فارس و اصلبائی :- - - - - (۱۲۰)

المشتمل
منہج البینچ - چہرہ بانکی پور

مینجرا بسنج - چوہڑہ بانکی پور

CALL No. { ۸۹۱۵۵۱۲۵ } ۲۱۹۲ ACC. No. ۱۳۶۳۷
 AUTHOR محمد کامل خان
 TITLE منیر اعظم

Acc. No. ۱۳۶۳۷
 Class No. ۸۹۱۵۵۱۲۵ Book No. ۲۱۹۲
 Author محمد کامل خان
 Title منیر اعظم

Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

